ان الحیاء من الایمان ﷺ

حیا اور پاکدامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

+92-041-618003

باب ۵

زنا کے اسباب

اللہ رب العزت نے انسانی نسل کی بقا کے لئے مرد اور عورت کے درمیان جنسی کشش اور مقناطیسیت کو پیدا کیا ہے۔ انسانی طبیعت میں جب یہ ضرورت بیدار ہوتی ہے تو بقیہ تمام ضرورتیں دب جاتی ہیں۔ طبیعت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے، نیند اڑ جاتی ہے ذکر و عبادت میں دل نہیں لگتا۔ جی چاہتا ہے کہ جو کچھ ہو جائے کسی نہ کسی طرح شہوت کو پورا کر لینا چاہیے۔ اکثر اوقات عقل ماؤف ہو جاتی ہے اچھے برے کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران:۱۴)

[فریفتہ کیا ہے لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں]

ایسی صورتحال میں جبکہ مرد کی طبیعت پر شہوت کا بھوت سوار ہے اگر کوئی عورت اسے ملاپ کا موقع دے تو مرد کے لئے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا شیوہ پیغمبری کی مانند ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مرد کسی عورت کو بہلائے پھسلائے تو عورت بھی جال میں پھنس جاتی ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب اونٹ بلبلاتا ہے تو اونٹنی بے خود ہو جاتی ہے، جب بکرا جوش شہوت کی وجہ سے آواز نکالتا ہے تو بکری مست ہو جاتی ہے، کبوتر غٹرغوں کرتا ہے تو کبوتری مزے میں آجاتی ہے، مرغا ککڑوں کرتا ہے تو مرغی طرب میں آجاتی ہے۔ اسی طرح جب مرد عشق و محبت کے میٹھے بول بولتا ہے تو عورت سرتسلیم خم کر دیتی

ہے۔ عام دستور یہی ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے سے دور رہیں۔ قریب اسی صورت میں ہوں جبکہ ملاپ جائز ہو۔ شرع شریف نے اس تقاضے کو پورا کرنے کے لئے نکاح کا حکم دیا ہے اور زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا (بنی اسرائیل :۳۲)

[تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ]

اس سے معلوم ہوا کہ زنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر وہ عمل جو زنا کا سبب بن سکتا ہے اس کو اپنانے سے روک دیا گیا ہے۔ درج ذیل میں انہی اسباب کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) غیر محرم کو دیکھنا

زنا کی ابتدا غیر محرم کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو باپردہ حالت میں نکلنے کا حکم ہے۔ مردوں اور عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں تاکہ ایک دوسرے پر نظر ہی نہ پڑے اور زنا کا خیال ہی دل میں پیدا نہ ہو۔ جہاں پردے میں کوتاہی اور غفلت ہوگی اور غیر محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو طبیعتوں میں شہوت بیدار ہو جائے گی۔ نفس اور شیطان گھوڑے کی ڈاک کا کام کریں گے اور زنا کا مرتکب کروا کے رہیں گے۔ اجنبی غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت رکاوٹیں ہوتی ہیں لیکن قریبی رشتہ دار غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت آسانیاں ہوتی ہیں۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ الحمو الموت (دیور تو موت ہے) شریعت نے دیور

اور بہنوئی سے بھی پردے کا حکم دیا ہے عام طور پر خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور چچا زاد ہی چار بڑے رشتے ہوتے ہیں۔ بلاشک بہت نازک ہی نہیں ہوتے ہیں بلکہ انتہائی خطرناک بھی ہوتے ہیں۔ عورتیں انہیں بھائی کہتی ہیں حالانکہ درحقیقت وہ قصائی ہوتے ہیں۔ عام لوگ کہتے ہیں کہ سالی آدھی گھر والی ہوتی ہے جبکہ سالی ہی تو سوالی ہوتی ہے۔

عورت کی کمزوری ہے کہ جب بھی کسی کی شخصیت، حسن، گفتگو اور اخلاق وغیرہ سے متاثر ہوتی ہے تو اس کے لئے نرم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے میل ملاپ کے لئے گرم ہو جاتی ہے۔ بقول شاعر

؎ عورت جدوں کسے تے مہربان ہووے
پیاںٔہ بول دالا اگے ڈاہ دیوے

[عورت جب بھی کسی پر مہربان ہوتی ہے تو اپنے آپ کو ملاپ کے لئے پیش کر دیتی ہے]

عورت کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ نہ تو غیر محرم کو دیکھے اور نہ اپنا آپ کسی غیر محرم کو دکھائے۔ مرد کے لئے بھی اسی میں بھلائی ہے کہ اپنی نگاہیں پست رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ فتنے میں پڑ جائے اور قیامت کے دن اسے جہنم میں اوندھا پھینک دیا جائے۔

جس طرح غیر محرم کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح اسکی تصویر دیکھنا بھی حرام ہے۔ اخباروں کے فلمی صفحے یا سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے اشتہارات کی طرف بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ پتنگ کی رسی ڈھیلی چھوڑیں گے تو کہیں نہ کہیں پیچا لگ ہی جائے گا۔ اللهم احفظنا منه.

پس جو شخص زنا سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ حتی المقدور غیر محرم کو دیکھنے سے ہی بچے۔ جب کام کی ابتدا ہی نہیں ہوگی تو پھر انتہا بھی نہیں ہوگی۔

(۲) غیر محرم کے ساتھ باتیں کرنا

غیر محرم سے باتیں کرنا بھی زنا کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ اگر انہیں کسی وقت غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنی آواز میں لوچ اور نرمی پیدا نہ ہونے دیں۔ نہ ہی پر تکلف انداز سے چبا چبا کر اور الفاظ کو بنا سنوار کر باتیں کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (الاحزاب۳۲)

[اور نہ ہی چبا کر باتیں کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ تمنا کرنے لگے اور تم معقول بات کرو]۔

عورت اگر پردے کی اوٹ میں بھی بات کرے تو آواز میں شیرینی اور جاذبیت پیدا نہ ہونے دے بلکہ لب ولہجہ خشک ہی رکھے۔ ایسی لگی لپٹی باتیں جن کو سن کر مرد کی شہوت بھڑکے ان سے عورت کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔ غیر محرم مرد سے گفتگو عشوہ اور ادا کے ساتھ نہ کی جائے بلکہ صاف کھلی اور دھلی بات ہو، مختصر ہو، جو بات دو فقروں میں کہی جاتی ہے اس کو ایک میں ہی کہے تو بہتر ہے، مرد کو بھی خواہ مخواہ ایک سے دوسری بات کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

بات سے بات بڑھتی ہے

جب غیر محرم مرد اور عورت کے درمیان بے جھجک بات چیت کرنے کی عادت پڑ جائے تو معاملہ ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے۔ یعنی ایک دوسرے کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن مجید سے ملتی ہے کہ انبیائے کرام تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ آئے مگر ان میں سے کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (الاعراف:۱۴۳)

[اے میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے]

مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر رب کریم سے ہمکلامی کے لئے جایا کرتے تھے۔ لہٰذا کلیم اللہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں محبوب حقیقی کو دیکھنے شوق پیدا ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بات سے بات بڑھتی ہے پہلے بات کرنے کا مرحلہ طے ہوتا ہے پھر دیکھنے کی نوبت آتی ہے۔ جب دیکھ لیا جائے تو ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے دل کہتا ہے کہ

نہ تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا
دونوں انسان ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

جب حجاب اتر جاتا ہے تو میل ملاپ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

آواز کا جادو

عورت کی آواز اگر چہ ستر نہیں ہے بوقت ضرورت وہ غیر محرم مرد سے گفتگو کر سکتی ہے یا فون سن سکتی ہے، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی آواز میں کشش ہوتی ہے۔ اسی لئے فقہا نے عورت کو اذان دینے سے منع کیا چونکہ اذان خوش الحانی کے ساتھ دی جاتی ہے۔ اس سے فتنے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسکا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ ایک ریڈیو اناؤنسر کے کئی نادیدہ عاشق ہوتے ہیں۔ آواز کا جادو بھی اپنا اثر دکھاتا ہے اسی لئے غیر محرم سے بات چیت کے دوران مناسب لہجے میں بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو عورتیں مجبوری کی وجہ سے خرید وفروخت اور لین دین کا کام خود کرتی ہیں وہ بہت خطرے میں ہوتی ہیں۔ دکاندار، درزی، جیولرز، خیاری والا، رنگریز، ڈاکٹر اور حکیم سے

بہت محتاط انداز میں بات کرنی چاہیے۔ مرد لوگ تو پہلے ہی عورت کو شیشے میں اتارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اگر کوئی عورت ذرا سا ڈھیلا پن دکھائے تو بات بہت دور نکل جاتی ہے۔

ایک ان پڑھ نوجوان دکاندار لڑکے نے کہا کہ میرے پاس کالج کی لڑکیاں آ کر خود کہتی ہیں کہ جو کرنا ہے جلدی کر لو ہمیں واپس جانا ہے۔ چنانچہ وہ نوجوان انہیں مال دکھانے کے بہانے سٹور کی پوشیدہ جگہ میں لے جاتا اور حرامکاری کا مرتکب ہوتا تھا۔ جو عورتیں کپڑے سلوانے درزی کے پاس جاتی ہیں انہیں جسم کی پیمائش بھی دینی پڑتی ہے۔ نئے نئے فیشن اور فٹ سائز کے کپڑے تیار کرنے کے بہانے درزی کو کھلی باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ کئی مرتبہ تو نئے کپڑے سل رہے ہوتے ہیں جبکہ پہنے ہوئے کپڑے اتر رہے ہوتے ہیں۔

جیولرز کا کام تو ویسے ہی زیب و زینت سے متعلق ہوتا ہے۔ کئی عورتیں انگوٹھی اور چوڑیاں خرید کر مرد کو کہتی ہیں کہ پہنا دیں۔ جب ہاتھ ہی ہاتھ میں دے دیا تو پیچھے کیا رہا۔

مجھے سہل ہو گئیں منزلیں تو خزاں کے دن بھی بدل گئے
ترا ہاتھ ہاتھ میں آ گیا تو چراغ رہ کے جل گئے

ڈاکٹر حکیم کو بیماری سے متعلق کیفیات بتانی ہوں تو نہایت احتیاط برتی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ جسم کا علاج کرواتے کرواتے دل کا روگ لگا بیٹھیں۔ کئی ڈاکٹر حضرات مریضہ کا علاج کرتے ہوئے خود مریض عشق بن جاتے ہیں۔

سیل فون یا ہیل فون

آجکل کی سائنسی ترقی کی وجہ سے سیل فون کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ سیل فون کی کمپنیاں عشا سے فجر تک کا لیں فری دے دیتی ہے۔ یہی وقت شیطانی شہوانی باتیں

کرنے کا ہوتا ہے۔نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے سیل فون پر اپنے کمروں کی تنہائی میں بیٹھے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔اس طرح یہ سیل فون ہیل فون (Hell phone) بن جاتے ہیں۔بہن بھائی ماں باپ قریب بھی ہوں تو بستر کے اندر پڑے پڑے SMS پیغام کے ذریعے گفتگو جاری ہوتی ہے۔سیل فون کو بیل کی بجائے وائبریشن پر سیٹ کر دیں تو گھنٹی بھی نہیں بجتی۔فون کے ملتے ہی دل دھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں۔

سیل فون کتنی بھولی بھالی لڑکیوں کی عزت کا خون کر دیتے ہیں۔غریب گھروں کی لڑکیاں اگر فون نہیں لے سکتیں تو اوباش نوجوان خود فون لیکر انہیں تحفہ دے دیتے ہیں۔نہ بل کی پرواہ، نہ بیل کی آواز، یہ جہنم میں جانے کی پکی تدبیر نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

Cheating یا Chating

Chating کہتے ہیں کمپیوٹر کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام رسائی کرنے کو جبکہ Cheating کہتے ہیں دھوکا دینے کو۔آج کل نوجوان ایک دوسرے سے Chat نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ایک دوسرے کو Cheat کر رہے ہوتے ہیں۔ایک نوجوان کالج کی سٹوڈنٹ نے پوچھا کہ میں اپنی زندگی کے معاملات ماں باپ کے سامنے نہیں بیان کر سکتی۔میرے ایک انکل پانچ بچوں کے باپ ہیں۔عمر میں مجھ سے دگنے ہیں۔کیا میں ان سے کمپیوٹر پر Chat کر لیا کروں اسے منع کیا گیا کہ یہ حرام ہے۔وہ باز نہ آئی، چھ مہینے بعد پتہ چلا کہ وہ دونوں حرامکاری کے مرتکب ہو گئے۔

ٹیوشن سنٹر یا ٹینشن سنٹر

بعض لوگ اپنی نوجوان بچیوں کو مرد استاد کے پاس ٹیوشن پڑھنے بھیجتے ہیں یا انہیں ٹیوشن پڑھانے اپنے گھر بلاتے ہیں۔دونوں صورتحال میں نتائج برے ہوتے ہیں۔شرع شریف کے احکام سے غفلت برتنے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔شاگردہ کو استاد

کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے تو شیطان مشورہ دیتا ہے کہ کتابیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی شخصیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرو۔ جب پرسنل لائف کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں تو حرامکاری کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ٹیوشن پڑھنی تھی ٹینشن پلے پڑ گئی۔ مردوں کو بھی عورت سے گفتگو کرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے۔ علامہ جزری نے لکھا ہے۔ نھی رسول اللہ ﷺ

ان یخضع الرجل بغیر امراۃ ان یلین لھا بالقول بما یطمعھا منہ

(النہایہ)

[نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے سوا کسی دوسری عورت کے سامنے نرمی سے بات چیت کرے جس سے عورت کو مرد میں دلچسپی پیدا ہو جائے]

نوکری پیشہ خواتین

بعض لڑکیاں حالات کو مجبوری کا بہانہ بنا کر دفتروں یا کارخانوں میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ شیطان کے لئے ان لڑکیوں کو گناہ میں پھنسانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات تو افسر ہی عزت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ ورنہ ساتھ مل کر کام کرنے والے لڑکے ہی میل ملاپ کی راہیں ڈھونڈ لیتے ہیں۔ مرد حضرات ایسی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں کہ لڑکیوں کو گناہ میں ملوث ہونا پڑتا ہے۔ ایک سختی کرتا ہے کہ تم اچھا کام نہیں کرتی تمہاری چھٹی کروا دینی چاہیے۔ لڑکی ڈر جاتی ہے گھبرا جاتی ہے۔ دوسرا نجات دہندہ بن جاتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا، کچھ عرصے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ لڑکی نجات دہندہ کے پھندے میں پھنس چکی ہوتی ہے۔ دفتر میں کام کرنے والی لڑکیوں کو کم یا زیادہ ایسے ناپسندیدہ واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، وہ نوکری پیشہ خواتین جو کم گو ہوتی ہیں، کسی مرد پر اعتبار

نہیں کرتیں نہ ہی کسی سے اپنی زندگی کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتی ہیں، بس کام سے کام رکھتی ہیں۔ جو مردان سے Loose Talk یعنی آزاد گفتگو کرنے لگے اسے ڈانٹ پلا دیتی ہیں وہ اگر چہ وہ دفتر میں سڑیل مشہور ہو جائیں مگر کم از کم وہ اپنی عزت بچا لیتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

خلافت فاروقی کے دور میں ایک شخص کسی جگہ سے گزرا تو اس نے ایک مرد و عورت کو آپس میں نرم گفتگو کرتے سنا۔ معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ وہ آپس میں غیر محرم تھے۔ اس شخص نے مرد کے سر پر اس زور سے کوئی چیز ماری کہ سر پھٹ گیا۔ جب مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے سر پھاڑنے والے شخص کو کوئی سزا نہ دی۔ علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سختی سے شر اور برائی کے بیج کو ہی ختم کر دینا چاہیے تاکہ دوسرے اس سے عبرت پکڑیں۔

(۳) غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا

عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لا يخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان (مشکوٰۃ:۲۶۹)

(کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے)

ایسی حالت میں شیطان دونوں کی شہوت میں ابھار پیدا کرتا ہے اور دلوں میں گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ اگر اس میں کامیاب نہ بھی ہو سکے تو کسی تیسرے کو بہکاتا ہے کہ ان پر تہمت لگائے۔

حسن بصریؒ اور رابعہ بصریؒ

مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ استاد ہوں اور رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا شاگردہ ہو اور دونوں تنہائی میں قرآن پڑھ رہے ہوں تو بھی شیطان کوشش کریگا کہ دونوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرے۔ حضرت عمر ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں ایک دوسرے کے قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی اکٹھا ہونے کی کوشش کریں گی۔ یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت بھی زنا کے مرتکب ہو جائیں گے۔

برصیصا راہب کا عبرتناک انجام

شیطان کے مکروفریب کے بارے میں حدیث پاک میں بہت ہی عجیب واقعہ آیا ہے۔ ابن عامر نے عبید بن یسار سے لے کر نبی ﷺ تک اس واقعہ کی سند پہنچائی ہے۔ یہ واقعہ تلبیس ابلیس میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل میں برصیصا نامی ایک راہب تھا۔ اس وقت بنی اسرائیل میں اس جیسا کوئی عبادت گزار نہیں تھا۔ اس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا اور اسی میں دن رات عبادت میں مست رہتا تھا۔ اسے لوگوں سے کوئی غرض نہیں تھی۔ نہ تو وہ کسی کو ملتا تھا اور نہ ہی کسی کے پاس آتا جاتا تھا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

برصیصا اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہی نہیں تھا۔ وہ ایسا عبادت گزار تھا کہ اپنا وقت ہرگز ضائع نہیں کرتا تھا۔ شیطان نے دیکھا کہ جب کبھی دن میں وہ کچھ وقت کیلئے تھک جاتا ہے تو کبھی کبھی اپنی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھ لیتا ہے۔ ادھر قریب کوئی آبادی نہیں تھی۔ برصیصا کے عبادت خانے کے اردگرد کھیت اور باغ تھے۔ جب شیطان نے دیکھا کہ وہ دن میں ایک یا دو مرتبہ کھڑکی سے دیکھتا ہے تو اس مردود نے انسانی شکل میں آ کر اس کھڑکی کے سامنے نمازی کی شکل وصورت بنائی.....

چنانچہ جب برصیصا نے کھڑکی میں سے باہر جھانکا تو ایک آدمی کو قیام کی حالت میں کھڑے دیکھا۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ جب دن کے دوسرے حصے میں اس نے دوبارہ ارادتاً باہر دیکھا تو وہ شخص رکوع کی حالت میں تھا۔ پھر تیسری مرتبہ سجدے کی حالت میں دیکھا۔ کئی دن اسی طرح ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ برصیصا کے دل میں یہ بات آنے لگی کہ یہ تو کوئی بڑا ہی بزرگ انسان ہے جو دن رات اتنی عبادت کر رہا ہے۔ وہ کئی مہینوں تک اسی طرح شکل بنا کر قیام، رکوع اور سجدے کرتا رہا۔ یہاں تک کہ برصیصا کے دل میں نے سوچا کہ میں اس سے پوچھوں تو سہی کہ یہ کون ہے؟

جب برصیصا کے دل میں یہ خیال آیا تو شیطان نے کھڑکی کے قریب مصلے بچھانا شروع کر دیا۔ جب مصلے کھڑکی کے قریب آ گیا تو برصیصا نے باہر جھانکا اور شیطان سے پوچھا، تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا، آپ کو مجھ سے کیا غرض ہے، میں اپنے کام میں لگا ہوا ہوں، براہ مہربانی آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔ وہ سوچنے لگا کہ عجیب بات ہے کہ یہ شخص کسی کی کوئی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا۔ دوسرے دن برصیصا نے پھر پوچھا کہ آپ اپنا تعارف تو کروائیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ میں فارغ نہیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی شان کہ ایک دن بارش ہونے لگی۔ وہ شخص بارش میں بھی نماز کی شکل بنا کر کھڑا ہو گیا۔ برصیصا کے دل میں بات آئی کہ جب یہ اتنا عبادت گزار ہے کہ اس نے بارش کی بھی کوئی پروا نہیں کی، کیوں نہ میں ہی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کروں اور اس سے کہوں کہ آپ! اندر آ جائیں۔ چنانچہ اس نے شیطان کو پیشکش کی کہ باہر بارش ہو رہی ہے، آپ اندر آ جائیں۔ وہ جواب میں کہنے لگا، ٹھیک ہے، مومن کو مومن کی دعوت قبول کر لینی چاہیے، لہٰذا میں آپ کی دعوت قبول کر لیتا ہوں۔ شیطان تو چاہتا ہی یہی تھا۔ چنانچہ اس نے کمرے میں آ کر نماز کی نیت باندھ لی۔ وہ کئی مہینوں تک اس کے کمرے میں عبادت کی شکل بنا کر کھڑا رہا۔ وہ دراصل عبادت نہیں کر رہا تھا، فقط نماز کی شکل بنا رہا

تھا، لیکن برصیصا یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

جب کئی مہینے گزر گئے تو برصیصا نے اسے واقعی بہت بڑا بزرگ سمجھنا شروع کر دیا اور اس کے دل میں اس کے ساتھ عقیدت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ اتنے عرصے کے بعد شیطان برصیصا سے کہنے لگا کہ اب میرا سال پورا ہو چکا ہے لہٰذا میں اب یہاں سے جاتا ہوں، میرا مقام کہیں اور ہے۔ روانگی کے وقت ویسے ہی دل نرم ہوتا ہے لہٰذا شیطان برصیصا سے کہنے لگا، اچھا میں آپ کو جاتے جاتے ایک ایسا تحفہ دے جاتا ہوں جو مجھے اپنے بڑوں سے ملا تھا۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھی بیمار آئے تو اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دینا، وہ ٹھیک ہو جایا کرے گا۔ برصیصا نے کہا کہ مجھے اس عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شیطان کہنے لگا کہ ہمیں یہ نعمت طویل مدت کی محنت کے بعد ملی ہے، میں وہ نعمت تمہیں تحفے میں دے رہا ہوں اور تم انکار کر رہے ہو، تم تو بڑے نالائق انسان ہو۔ یہ سن کر برصیصا کہنے لگا، اچھا جی، مجھے بھی سکھا ہی دیں۔ چنانچہ شیطان نے اسے ایک عمل سکھا دیا اور یہ کہتے ہوئے رخصت ہو گیا کہ اچھا پھر کبھی ملیں گے۔

شیطان وہاں سے سیدھا بادشاہ کے گھر گیا۔ بادشاہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ شیطان نے جا کر اس کی بیٹی پر اثر ڈالا اور وہ مجنونہ سی بن گئی۔ وہ خوبصورت اور پڑھی لکھی لڑکی تھی لیکن شیطان کے اثر سے اسے دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ بادشاہ نے اس کے علاج کے لئے حکیم اور ڈاکٹر بلوا لئے۔ کئی دنوں تک وہ اس کا علاج کرتے رہے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جب کئی دنوں کے علاج کے بعد بھی کچھ افاقہ نہ ہوا تو شیطان نے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا لیا ہے، اب کسی بزرگ سے ہی دم کروا کر دیکھ لو۔ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچا کہ ہاں کسی عابد کو تلاش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے اپنے سرکاری بندے بھیجے تا کہ وہ پتہ کر کے آئیں کہ اس وقت سب سے

زیادہ نیک بندہ کون ہے۔ سب نے کہا کہ اس وقت سب سے زیادہ نیک آدمی تو برصیصا ہے اور وہ تو کسی سے ملتا ہی نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر وہ کسی سے نہیں ملتا تو ان کے پاس جا کر میری طرف سے درخواست کرو کہ ہم آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔

چنانچہ کچھ آدمی برصیصا کے پاس گئے۔ اس نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ مجھے ڈسٹرب کرنے کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بیٹی بیمار ہے، حکیموں اور ڈاکٹروں سے بڑا علاج کروایا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، بادشاہ چاہتے ہیں کہ آپ بیشک یہاں نہ آئیں تاکہ آپ کی عبادت میں خلل نہ آئے، ہم آپ کے پاس بچی کو لے کر آ جاتے ہیں، آپ یہیں اس بچی کو دم کر دینا، ہمیں امید ہے کہ آپ کے دم کرنے سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ برصیصا کے دل میں خیال آیا کہ ہاں میں نے ایک دم سیکھا تھا، اس کو آزمانے کا یہ اچھا موقع ہے، چلو یہ تو پتہ چل جائے گا کہ وہ دم ٹھیک بھی ہے یا نہیں، چنانچہ اس نے ان لوگوں کو بادشاہ کی مریضہ بیٹی کو لانے کی اجازت دے دی۔

بادشاہ اپنی بیٹی کو لے کر برصیصا کے پاس آ گیا، اس نے جیسے ہی دم کیا وہ فوراً ٹھیک ہوگئی۔ مرض بھی شیطان نے لگایا تھا اور دم بھی اسی نے بتایا تھا لہٰذا دم کرتے ہی شیطان اس کو چھوڑ کر چلا گیا اور وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔ بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی اس کے دم سے ٹھیک ہوئی ہے۔

ایک ڈیڑھ ماہ کے بعد شیطان نے پھر اسی طرح بچی پر حملہ کیا اور وہ اسے پھر برصیصا کے پاس لے آئے۔ اس نے دم کیا تو وہ پھر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ حتیٰ کہ دو چار مرتبہ کے بعد بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی کا علاج اس کے دم میں ہے۔ اب برصیصا کی بڑی شہرت ہوئی کہ اس کے دم سے بادشاہ کی بیٹی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد اس بادشاہ کے ملک پر کسی نے حملہ کیا تو وہ اپنے شہزادوں کے

ہمراہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کرنے لگا۔ اب بادشاہ سوچ میں پڑ گیا کہ اگر جنگ میں جائیں تو بیٹی کو کس کے پاس چھوڑ کر جائیں۔ کسی نے مشورہ دیا کہ کسی وزیر کے پاس چھوڑ جائیں اور کسی نے کوئی اور مشورہ دیا۔ بادشاہ کہنے لگا کہ اگر اس کو دوبارہ بیماری لگ گئی تو پھر کیا بنے گا، برصیصا تو کسی کی بات بھی نہیں سنے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا کہ میں خود برصیصا کے پاس اپنی بیٹی کو چھوڑ جاتا ہوں...... چنانچہ بادشاہ اپنے تینوں بیٹوں اور بیٹی کو لے کر برصیصا کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ ہم جنگ پر جا رہے ہیں، زندگی اور موت کا پتہ نہیں ہے، مجھے اس وقت سب سے زیادہ اعتماد آپ پر ہے اور میری بیٹی کا علاج بھی آپ ہی کے پاس ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ یہ بچی آپ کے پاس ہی ٹھہر جائے۔ برصیصا کہنے لگا، توبہ توبہ!!! میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں کہ یہ اکیلی میرے پاس ٹھہرے۔ بادشاہ نے کہا، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس آپ اجازت دے دیں، میں اس کے رہنے کے لئے آپ کے عبادت خانے کے سامنے ایک گھر بنوا دیتا ہوں تو یہ اسی گھر میں ٹھہرے گی۔ برصیصا نے یہ سن کر کہا، چلو ٹھیک ہے۔ جب اس نے اجازت دی تو بادشاہ نے اس کے عبادت خانے کے سامنے گھر بنوا دیا اور بچی کو وہاں چھوڑ کر جنگ پر روانہ ہو گیا۔

برصیصا کے دل میں بات آئی کہ میں اپنے لئے تو کھانا بناتا ہی ہوں، اگر بچی کا کھانا بھی میں ہی بنا دیا کروں تو اس میں کیا حرج ہے کیونکہ وہ اکیلی ہے پتہ نہیں کہ اپنے لئے کھانا پکائے گی بھی یا نہیں پکائے گی۔ چنانچہ برصیصا کھانا بناتا اور آدھا خود کھا کر باقی آدھا کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے سے باہر رکھ دیتا اور اپنا دروازہ کھٹکھٹا دیتا۔ یہ اس لڑکی کے لئے اشارہ ہوتا تھا کہ اپنا کھانا اٹھا لو۔ اس طرح وہ لڑکی کھانا اٹھا کر لے جاتی اور کھا لیتی۔ کئی مہینوں تک یہی معمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھو، وہ لڑکی اکیلی رہتی

ہے، تم کھانا پکا کر اپنے دروازے کے باہر رکھ دیتے ہو اور لڑکی کو وہ کھانا اٹھانے کے لئے گلی میں نکلنا پڑتا ہے۔ اگر کبھی کسی مرد نے دیکھ لیا تو اس کی عزت خراب کر دے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ کھانا بنا کر اس کے دروازے کے اندر رکھ دیا کرو تا کہ اس کو باہر نہ نکلنا پڑے۔ چنانچہ برصیصا نے کھانا بنا کر اس لڑکی کے گھر کے دروازے کے اندر رکھنا شروع کر دیا۔ وہ کھانا رکھ کر کنڈی کھٹکھٹا دیتا اور لڑکی کھانا اٹھا لیتی۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔

جب کچھ اور مہینے بھی اسی طرح گزر گئے تو شیطان نے اس کے دل میں ڈالا کہ تم خود تو عبادت میں لگے ہوتے ہو۔ یہ لڑکی اکیلی ہے، ایسا نہ ہو کہ تنہائی کی وجہ سے اور زیادہ بیمار ہو جائے، اس لئے بہتر ہے کہ اس کو کچھ نصیحت کر دیا کرو تا کہ وہ بھی عبادت گزار بن جائے اور اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ خیال دل میں آتے ہی اس نے کہا کہ ہاں، یہ بات تو بہت اچھی ہے لیکن اس کام کی کیا ترتیب ہونی چاہیے۔ شیطان نے اس بات کا جواب بھی اس کے دل میں ڈالا کہ لڑکی کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کی چھت پر آجایا کرے اور تم بھی اپنے گھر کی چھت پر بیٹھ جایا کرو اور اسے وعظ و نصیحت کیا کرو، چنانچہ برصیصا نے اسی ترتیب سے وعظ و نصیحت کرنا شروع کر دی۔ اس کے وعظ کا اس لڑکی پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے نمازیں پڑھنی اور وظیفے کرنے شروع کر دیئے۔ اب شیطان نے برصیصا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھ، تیری نصیحت کا لڑکی پر کتنا اثر ہوا۔ ایسی نصیحت تو تمہیں ہر روز کرنی چاہیے۔ چنانچہ برصیصا نے روزانہ نصیحت کرنا شروع کر دی۔

اسی طرح کرتے کرتے جب کچھ وقت گزر گیا تو شیطان نے پھر برصیصا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم اپنے گھر کی چھت پر بیٹھتے ہو اور لڑکی اپنے گھر کی چھت پر بیٹھتی ہے، راستے میں سے گزرنے والے کیا باتیں سوچیں گے کہ یہ کون لوگ باتیں کر رہے ہیں، اس طرح تو بہت ہی غلط تاثر پیدا ہو جائے گا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ چھت پر بیٹھ کر اونچی

آواز سے بات کرنے کی بجائے تم لڑکی کے گھر کے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر تقریر کرو اور وہ دروازے کے اندر کھڑی ہو کر سن لے، پردہ تو ہو گا ہی سہی۔ چنانچہ اب اس ترتیب سے وعظ و نصیحت شروع ہو گئی۔ کچھ عرصہ تک اسی طرح معمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے پھر برصیصا کے دل میں خیال ڈالا کہ تم باہر کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہو، دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ یہ شخص پاگلوں کی طرح ایسے ہی باتیں کر رہا ہے، اس لئے اگر تقریر کرنی ہی ہے تو چلو کواڑ کے اندر کھڑے ہو کر کر لیا کرو۔ لڑکی دور کھڑی ہو کر سن لیا کرے گی۔ چنانچہ اب برصیصا نے دروازے کے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی۔ جب اس نے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی تو لڑکی نے اس کو بتایا کہ اتنی نمازیں پڑھتی ہوں اور اتنی عبادت کرتی ہوں۔ یہ سن کر اسے بڑی خوشی ہوئی کہ میری باتوں کا لڑکی پر بڑا اثر ہو رہا ہے۔ اب میں اکیلا ہی عبادت نہیں کر رہا ہوتا بلکہ یہ بھی عبادت کر رہی ہوتی ہے۔ کئی دن تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔

بالآخر شیطان نے لڑکی کے دل میں برصیصا کی محبت ڈالی اور برصیصا کے دل میں لڑکی کی محبت ڈالی۔ چنانچہ لڑکی نے کہا کہ آپ جو کھڑے کھڑے بیان کرتے ہیں، میں آپ کے لئے چارپائی ڈال دیا کروں گی، آپ اس پر بیٹھ کر بیان کر دیا کرنا اور میں دور بیٹھ کر سن لیا کروں گی۔ برصیصا نے کہا، بہت اچھا۔ لڑکی نے دروازے کے قریب چارپائی ڈال دی۔ برصیصا اس پر بیٹھ کر نصیحت کرتا رہا اور لڑکی دور بیٹھ کر بات سنتی رہی۔ اس دوران شیطان نے برصیصا کے دل میں لڑکی کے لئے بڑی شفقت و ہمدردی پیدا کر دی۔ کچھ دن گزرے تو شیطان نے برصیصا کے دل میں بات ڈالی کہ نصیحت تو لڑکی کو سنائی ہوتی ہے۔ تمہیں دور بیٹھنے کی وجہ سے اونچا بولنا پڑتا ہے۔ گلی سے گزرنے والے لوگ بھی سنتے ہیں، کتنا اچھا ہو کہ یہ چارپائی ذرا آگے کر کے رکھ لیا کریں اور دونوں پست آواز میں گفتگو کر لیا کریں۔ چنانچہ برصیصا کی چارپائی لڑکی کی چارپائی کے قریب تر

ہوگئی اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہا۔

کچھ عرصہ اسی طرح گزرا تو شیطان نے لڑکی کو مزین کر کے برصیصا کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال کا گرویدہ ہوتا گیا۔ اب شیطان نے برصیصا کے دل میں جوانی کے خیالات ڈالنا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ برصیصا کا دل عبادت خانے سے اچاٹ ہوگیا اور اس کا زیادہ وقت لڑکی سے باتیں کرنے میں گزر جاتا۔ سال گزر چکا تھا۔ ایک دفعہ شہزادوں نے آ کر شہزادی کی خبر گیری کی تو شہزادی کو خوش و خرم پایا اور برصیصا کے گن گاتے دیکھا۔ شہزادوں کو لڑائی کے لئے دوبارہ سفر پر جانا تھا اسلئے وہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ اب شہزادوں کے جانے کے بعد شیطان نے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں۔ چنانچہ اس نے برصیصا کے دل میں لڑکی کا عشق پیدا کر دیا اور لڑکی کے دل میں برصیصا کا عشق بھر دیا۔ حتیٰ کہ دونوں طرف برابر کی آگ سلگ اٹھی۔

اب جس وقت برصیصا نصیحت کرتا تو سارا وقت اس کی نگاہیں شہزادی کے چہرے پر جمی رہتیں۔ شیطان لڑکی کو ناز و انداز سکھاتا اور وہ سراپا ناز نین اور رشک قمر اپنے انداز و اطوار سے برصیصا کا دل لبھاتی۔ حتیٰ کہ برصیصا نے علیحدہ چارپائی پر بیٹھنے کی بجائے لڑکی کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ اب برصیصا کی نگاہیں جب شہزادی کے چہرے پر پڑیں تو اس نے اسے سراپا حسن و جمال اور جاذب نظر پایا۔ چنانچہ برصیصا اپنے شہوانی جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے شہزادی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ شہزادی نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ یہاں تک کہ برصیصا زنا کا مرتکب ہوگیا۔ جب دونوں کے درمیان سے حیا کی دیوار ہٹ گئی اور زنا کے مرتکب ہوئے تو وہ آپس میں میاں بیوی کی طرح رہنے لگ گئے۔ اس دوران شہزادی حاملہ ہوگئی۔

برصیصا کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا بنے گا، مگر شیطان نے اس کے دل میں خیال ڈالا کہ کوئی فکر کی بات نہیں، جب وضع حمل ہوگا تو نومولود کو زندہ درگور

کر دینا اور لڑکی کو سمجھا دینا۔ وہ اپنا عیب بھی چھپائے گی اور تمہارا عیب بھی چھپائے گی۔ اس خیال کے آتے ہی ڈر اور خوف کے تمام حجاب دور ہو گئے اور برصیصا بے خوف و خطر ہوس پرستی اور نفس پرستی میں مشغول رہا۔

ایک وہ دن بھی آیا جب اس شہزادی نے بچے کو جنم دیا۔ جب بچے کو دودھ پلاتے بہت عرصہ گزر گیا تو شیطان نے برصیصا کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ اب تو ڈیڑھ دو سال گزر گئے ہیں بادشاہ اور دیگر لوگ بھی جنگ سے واپس آنے والے ہیں۔ شہزادی تو ان کو سارا ماجرا سنا دے گی۔ اس لئے تم اس کا بیٹا کسی بہانے سے قتل کر دو تا کہ گناہ کا ثبوت نہ رہے۔

چنانچہ ایک دفعہ شہزادی سوئی ہوئی تھی تو برصیصا نے اس نے بچے کو اٹھایا اور قتل کر کے گھر کے صحن میں دبا دیا۔ ماں تو ماں ہی ہوتی ہے۔ جب وہ اٹھی تو اس نے کہا، میرا بیٹا کدھر ہے؟ برصیصا نے کہا کہ مجھے تو کوئی خبر نہیں۔ ماں نے ادھر ادھر دیکھا تو بیٹے کا کہیں سراغ نہ ملا۔ چنانچہ وہ اس سے خفا ہونے لگی تو شیطان نے برصیصا کے دل میں بات ڈالی کہ دیکھو، یہ ماں ہے، یہ اپنے بچے کو ہرگز نہیں بھولے گی، پہلے تو نہ معلوم یہ بتاتی یا نہ بتاتی اب تو یہ ضرور بتا دے گی لہٰذا اب ایک ہی علاج باقی ہے کہ لڑکی کو بھی قتل کر دو۔ تا کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ جب بادشاہ آکر پوچھے گا تو بتا دینا کہ لڑکی بیمار ہوئی اور مر گئی تھی۔ جیسے ہی اس کے دل میں یہ بات آئی تو کہنے لگا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے لڑکی کو بھی قتل کر دیا اور لڑکے کے ساتھ ہی صحن میں دفن کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

کچھ مہینوں کے بعد بادشاہ سلامت واپس آ گئے۔ اس نے بیٹوں کو بھیجا کہ جاؤ اپنی بہن کو لے آؤ۔ وہ برصیصا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہماری بہن آپ کے پاس تھی، ہم اسے لینے آئے ہیں۔ برصیصا ان کی بات سن کر رو پڑا اور کہنے لگا کہ آپ کی بہن بہت

اچھی تھی، بڑی نیک تھی اور ایسے ایسے عبادت کرتی تھی، لیکن وہ اللہ کو پیاری ہوگئی، یہ صحن میں اس کی قبر ہے۔ بھائیوں نے جب سنا تو وہ رو دھو کر واپس چلے گئے۔

گھر جا کر جب وہ رات کو سوئے تو شیطان خواب میں بڑے بھائی کے پاس گیا اور اس سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ تمہاری بہن کا کیا بنا؟ وہ کہنے لگا کہ ہم جنگ کے لئے گئے ہوئے تھے اور اسے برصیصا کے پاس چھوڑ کر گئے تھے، وہ اب فوت ہو چکی ہے۔ شیطان کہنے لگا، وہ فوت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا کہ اگر فوت نہیں ہوئی تھی تو پھر کیا ہوا تھا؟ شیطان کہنے لگا برصیصا نے اس سے زنا کیا، جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے خود اسے قتل کیا اور فلاں جگہ اسے دفن کر دیا، اور بچے کو بھی اس نے اسی کے ساتھ دفن کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خواب میں ہی اس کے درمیانے بھائی کے پاس گیا اور اس کو بھی یہی کچھ کہا اور پھر اسکے چھوٹے بھائی کے پاس جا کر بھی یہی کچھ کہا۔

تینوں بھائی جب صبح اٹھے تو ایک نے کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے، دوسرے نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے، تیسرے نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سب کو ایک جیسا خواب آیا ہے۔ سب سے چھوٹے بھائی نے کہا، یہ اتفاق کی بات نہیں ہے بلکہ میں تو جا کر اس کی تحقیق کروں گا۔ دوسروں نے کہا، چھوڑو بھائی یہ کونسی بات ہے، جانے دو۔ وہ کہنے لگا، نہیں میں ضرور تفتیش کروں گا۔ چنانچہ چھوٹا بھائی غصے میں آ کر چل پڑا۔ اسے دیکھ کر باقی بھائی بھی اس کے ساتھ ہو لیے۔ انہوں نے جا کر جب زمین کو کھودا تو انہیں اس میں بہن کی ہڈیاں بھی مل گئیں اور ساتھ ہی چھوٹے سے بچے کی ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی مل گیا۔

جب ثبوت مل گیا تو انہوں نے برصیصا کو گرفتار کر لیا۔ جب قاضی کے پاس لے جایا گیا تو اس نے قاضی کے روبرو اپنے اس گھناؤنے اور مکروہ فعل کا اقرار کر لیا اور قاضی نے برصیصا کو پھانسی دینے کا حکم دے دیا۔

جب برصیصا کو پھانسی کے تختے پر لایا گیا اور اس کے گلے میں پھندا ڈالا گیا اور پھندا کھینچنے کا وقت آیا تو پھندہ کھینچنے سے عین دو چار لمحے پہلے شیطان اس کے پاس وہی عبادت گزار شخص کی شکل میں آیا۔ وہ اسے کہنے لگا، کیا مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ برصیصا نے کہا، ہاں میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم وہی عبادت گزار شخص ہو جس نے مجھے دم کرنا سکھایا تھا۔ شیطان نے کہا سنو! وہ دم بھی آپ کو میں نے بتایا تھا، لڑکی کو بھی میں نے اپنا اثر ڈال کر بیمار کیا تھا، پھر اسے قتل بھی میں نے تجھ سے کروایا تھا اور اگر اب تو بچنا چاہے تو میں ہی تمہیں بچا سکتا ہوں۔ برصیصا نے کہا، اب تم مجھے کیسے بچا سکتے ہو؟ شیطان کہنے لگا، تم میری ایک بات مان لو میں تمہارا یہ کام کر دیتا ہوں۔ برصیصا نے پوچھا کہ میں آپ کی کون سی بات مانوں؟ شیطان نے کہا کہ بس یہ کہہ دو کہ خدا نہیں ہے۔ برصیصا کے حواس باختہ ہو چکے تھے۔ اس نے سوچا کہ چلو، میں ایک دفعہ یہ کہہ دیتا ہوں، پھر پھانسی سے بچنے کے بعد دوبارہ اقرار کرلوں گا۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا، خدا موجود نہیں ہے۔ عین اس لمحہ میں کھینچنے والے نے رسہ کھینچ دیا اور یوں اس عبادت گزار کی کفر پر موت آگئی۔

اس سے اندازہ لگائیے کہ شیطان کتنی لمبی پلاننگ کر کے انسان کو گناہ کے قریب کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے انسان خود نہیں بچ سکتا، بس اللہ تعالیٰ ہی اس سے بچا سکتا ہے۔ ہمیں اللہ رب العزت کے حضور یوں دعا مانگنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ احفَظْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ . رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ.

[اے اللہ! ہمیں شیطان مردود کے شر سے محفوظ فرما۔ اے پروردگار! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں]

سجاح اور مسیلمہ کذاب

سجاح بن حارث ہوازن کے قبیلہ بنی تمیم میں پیدا ہوئی۔ اسکی نشوونما عرب کے شمال مشرق میں اس سرزمین پر ہوئی جو آجکل عراق کہلاتی ہے۔ اس کو دو دریاؤں (دجلہ اور فرات) کے درمیان ہونے کی وجہ سے الجزیرہ کہا جاتا ہے۔ سجاح مذہبا عیسائی اور نہایت فصیحہ بلیغہ اور بلند حوصلہ عورت تھی۔ اسے تقریر و گویائی میں خوب مہارت حاصل تھی۔ جدت فہم، جودت طبع اور اصابت رائے میں اپنی مثال آپ تھی۔ اپنے زمانے کی مشہور کاہنہ تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شباب اور دلربائی میں چاند کو شرماتی تھی۔

جب سید العرب والعجم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی تو سجاح نبوت اور وحی الٰہی کی دعویدار بن بیٹھی۔ سب سے پہلے بنی تغلب نے اس کی نبوت کو تسلیم کیا۔ سجاح نے مسجع اور مقفا عبارتوں میں خطوط لکھ کر تمام قبائل عرب کو اپنے دین جدید کی دعوت دی۔ بنی تمیم کا سردار مالک ابن ہبیرہ اس کے مکتوب کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر اس کا گرویدہ ہو گیا۔ تھوڑے عرصے میں سجاح کے جھنڈے تلے ایک لشکر جرار جمع ہو گیا۔ سجاح نے سب سے پہلے بنی تمیم پر حملہ کیا۔ سخت گھمسان کا رن پڑا لیکن بنی تمیم کے لوگوں نے اس سے مصالحت کر لی۔

سجاح نے اگلے روز ایک پر اثر عبارت تیار کی اور صبح کے وقت فوج کے سرداروں کو کہنے لگی کہ میں اب وحی الٰہی کی بنا پر یمامہ پر حملہ کرنا چاہتی ہوں۔ یمامہ وہ جگہ تھی جہاں مسیلمہ کذاب اپنی فوج کے ہمراہ موجود تھا۔ جب مسیلمہ کذاب کو سجاح کی آمد کی خبر ملی تو اس نے عیاری اور مکاری سے کام لیا۔ اپنے لوگوں کو قیمتی تحائف و ہدایا دیکر سجاح کے پاس پیغام بھیجا کہ پہلے عرب کے تمام شہر نصف ہمارے تھے اور نصف قریش کے تھے۔ چونکہ قریش نے بدعہدی کی لہٰذا وہ نصف تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یہ پیغام بھی دیا کہ مجھے آپ سے ملاقات کا شوق ہے اگر اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں۔ سجاح نے اسے

ملاقات کی اجازت دے دی۔

مسیلمہ کذاب اپنے چالیس ہوشیار مکار فوجیوں کو لیکر سجاح کے پاس پہنچا اور بڑے پرتپاک طریقے سے ملا، اس نے سجاح کے حسن و جمال کو دیکھا تو فریفتہ ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ جنگ و جدل سے عورت ذات کو جیتنا مشکل ہے البتہ عشق و محبت کی کمند میں پھنسا کر رام کرنا آسان ہے۔ مسیلمہ نے سجاح کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے اور درخواست پیش کی کہ آپ میری دعوت قبول کر کے میرے خیمہ تک تشریف لے چلیں۔ وہاں ہم دونوں تنہائی میں ایک دوسرے سے ہمکلامی کریں گے اور اپنی اپنی نبوت کا تذکرہ درمیان میں لائیں گے۔ سجاح اپنی تعریفیں سن سن کر جوش مسرت میں پھولی نہیں سماتی تھی۔ اس نے حامی بھرلی اور یہ وعدہ بھی کرلیا کہ دونوں کے حامی خیمہ سے دور رہیں گے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس کامیابی پر مسیلمہ کذاب کی باچھیں کھل گئیں۔ اس نے واپس آ کر حکم دیا کہ ایک خوشنما اور پر تکلف خیمہ نصب کیا جائے، اس میں اعلیٰ قسم کے اسباب عیش ونشاط رکھے جائیں، زیب و زینت سے آراستہ کر کے انواع واقسام کے عطریات مہیا کئے جائیں اور خیمہ کو بنا سجا کر حجلہ عروسی بنا دیا جائے۔ جب سب تیاریاں مکمل ہو گئیں تو اس نے سجاح کو آنے کی دعوت دی۔ سجاح اگرچہ رشک قمر اور حسن و جمال کا پیکر تھی مگر اس ملاقات کے لئے وہ خوب بن سنور کر اور جوبن نکھار کر حسن و لطافت کے پھول برساتی اور معشوقانہ انداز میں خراماں خراماں چلتی ہوئی مسیلمہ کذاب کے خیمہ میں آ پہنچی۔ مسیلمہ اگرچہ عمر میں سجاح سے دگنا تھا مگر ڈیل ڈول کے اعتبار سے اچھا مضبوط تھا، اس نے سجاح کا مسکراہٹوں سے استقبال کیا، نہایت نرم وگداز ریشمی گدیلے پر بٹھایا اور میٹھی میٹھی چکنی چپڑی باتیں کرنے لگا۔

خوشبو کی لپٹوں نے سجاح کو مست و مسرور کر دیا تھا۔ مسیلمہ جانتا تھا کہ عورت جب خوشبو کی وجہ سے مست ہو جاتی ہے تو مرد کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ مسیلمہ نے سجاح

سے کہا کہ اگر آپ پر حال ہی میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو تو سنایئے۔ سجاح بولی کہ نہیں پہلے آپ سنائیں، مسیلمہ تو پہلے ہی شہوت بھری گفتگو کرنے کیلئے تیار بیٹھا تھا اس نے سجاح کا رویہ معلوم کرنے کے لئے کہا کہ مجھ پر یہ وحی اتری ہے۔

الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی. اخرج منها نسمة تسعیٰ بین صفاق وحشیٰ

[کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا رب حاملہ عورتوں سے کیا سلوک کرتا ہے۔ ان سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے، جو پردوں اور جھلیوں کے درمیان لپٹے ہوئے ہوتے ہیں]

چونکہ مسیلمہ کی وحی سجاح کی نفسانی خواہشات کے مطابق تھی۔ شباب کی امنگوں نے اسے گدگدانا شروع کر دیا وہ غیر مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھی تھی اور چاہتی تھی کہ شہوانی گفتگو جاری رہے لہٰذا بولی اچھا کوئی اور وحی بھی سنایئے۔

جب مسیلمہ نے دیکھا کہ اس نازنین نے اتنی فحش گفتگو کو گوارا کر لیا ہے اور برا ماننے کی بجائے خوش ہوئی ہے تو اس کا حوصلہ بڑھا، اس نے مست مست نگاہوں سے سجاح کی طرف دیکھا، اس کے حسن و جمال کی خود تعریف کی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے یہ آیات بھی نازل فرمائی ہیں۔

ان اللہ خلق للنساء افواجا وجعل الرجال لهن ازواجا فتولج فیهن ایلاجا ثم نخرج اذا نشاء اخراجا فینتجن لنا سخالا وانتاجا

اس شرمناک اور شہوت انگیز ابلیسی کلام کو سن کر سجاح کے اندر شہوت بیدار ہوگئی۔ اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نظر آنے لگے۔ مسیلمہ بہت چالاک اور عیار تھا عورت کی نفسیات جانتا تھا۔ کہنے لگا سنو، خدائے بزرگ و برتر نے نصف زمین مجھے دی اور

نصف قریش کو دی مگر قریش نے ناانصافی کی لہٰذا میں نے قریش کا نصف حصہ تمہیں دے دیا ہے۔ میں بڑے خلوص سے مشورہ دیتا ہوں کہ اگر ہماری فوجیں مل جائیں تو ہم سارے عرب پر قبضہ کرلیں گے، تم عرب کی ملکہ کہلاؤ گی، تمہاری فوج کی دیکھ بھال کا کام میں کروں گا، ہم آپس میں نکاح کر لیتے ہیں۔ ہماری نبوت بھی خوب چمکے گی۔ سجاح پر مسیلمہ کا جادو چل چکا تھا وہ بولی مجھے آپ کا مشورہ قبول ہے۔

یہ سن کر مسیلمہ مسکرایا اور کہنے لگا ہاں مجھے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم ملا ہے۔ الغرض میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی کے مصداق دونوں نے بغیر کسی گواہ کے خود ہی نکاح کرلیا اور شب زفاف منانی شروع کردی۔ تنہائی میں غیر مرد کے ساتھ گفتگو کرنے کا منطقی انجام یہی ہوتا ہے۔

خیمے سے باہر دونوں مدعیان نبوت کے پیروکار یہ گمان کر رہے تھے کہ خیمے کے اندر ہر مسئلے پر بہت کچھ ردوقدح ہو رہی ہوگی۔ بحث واختلاف کی محفل اپنے عروج پر ہوگی۔ لوگ انجام ملاقات معلوم کرنے کیلئے چشم براہ اور گوش بر آواز بنے ہوئے تھے جبکہ خیمے کے اندر دلہا اور دلہن بساط عیش پر نوجوانی کے مزے لوٹ رہے تھے۔ شوق وصال کا یہ عالم تھا کہ تین دن تک خیمے سے باہر نہ نکلے۔ مسیلمہ نے جی بھر کر سجاح سے حظ نفسانی اٹھایا اور ارمان بھرے دل کی آرزوئیں پوری کیں۔

تین دن میں اپنی نبوت کو خاک میں ملا کر اور مسیلمہ کے ہاتھوں اپنی عزت لٹا کر شرمندگی میں ڈوبی ہوئی سجاح لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی اپنے لشکر میں واپس آئی۔ اس کے سرداروں نے پوچھا کہ تین دن کی مجلس کا کیا نتیجہ نکلا، کہنے لگی وہ بھی نبی برحق ہے میں نے اسکی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے نکاح کرلیا ہے۔ فوجیوں کے صبر وانتظار کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، ایک نے پوچھا کہ گواہ کون تھا اور مہر کتنا تھا۔ سجاح

نے شرمندگی سے آنکھیں نیچی کرلیں، نادم چہرہ اپنی بازی ہارنے کی وجہ سے زمین کی طرف جھک گیا، کہنے لگی کہ میں مسیلمہ سے حق مہر پوچھنا ہی بھول گئی۔ معتقدین نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت دوبارہ جائیں اور اپنے مہر کا تصفیہ کریں، اس کے بغیر نکاح ٹھیک نہیں ہوتا۔ ان کے مجبور کرنے پر سجاح ندامت وشرمندگی کی زندہ تصویر بنی ہوئی واپس لوٹی۔ مسیلمہ نے خیمے کے دروازے بند کر لئے تھے، وہ اس بات پر گھبرایا ہوا تھا کہ کہیں سجاح کے پیروکار اسے اپنی توہین سمجھ کر اس کو قتل کرنے کے درپے نہ ہوں۔ جب مسیلمہ کو پتہ چلا کہ سجاح دروازے پر آئی ہے تو اس نے ایک سوراخ سے جھانک کر پوچھا کہ دوبارہ کیسے آنا ہوا۔ سجاح نے کہا کہ میں اپنا مہر پوچھنا بھول گئی تھی۔ مسیلمہ نے مسکرا کر کہا محمد ﷺ معراج میں عرش بریں سے پانچ نمازیں لائے تھے، رب العزت نے مؤمنین کو سجاح کے مہر کے عوض فجر اور عشا کی نمازیں معاف کردیں۔ سجاح واپس آئی تو اس کے لشکر کے مرد حضرات کو شک پڑ گیا کہ دال میں کالا کالا ہے، وہ سجاح جو لوگوں کے سامنے چہکتی تھی، اپنی لفاظی کے ذریعے ان کے دل موہ لیتی تھی، جوش تقریر اور حسن تصویر سے دلوں کو رام کر لیتی تھی، اب سہمی گھبرائی اور شرمائی کیفیت سے دوچار تھی، زبان سے بے ربط الفاظ نکل رہے تھے۔ عورت جب اپنا جوہر عصمت لٹا بیٹھے تو اسکا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ اپنی جیتی ہوئی بازی ہار چکی تھی۔ اس کی فوج کے لوگ بددل ہوکر گھروں کو واپس جانے لگے۔

اسی دوران حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید اسلامی لشکر کو لے کر یمامہ پہنچے۔ مسیلمہ قتل ہوا، سجاح نے بھاگ کر جان بچائی اور جزیرہ میں جا کر مقیم ہوگئی، نبوت کے دعوے سے توبہ کی اور اسلام قبول کرلیا۔ قبیلہ بنی تغلب سے اس کا ننہالی رشتہ تھا، اس میں جا کر خاموشی کی زندگی گزارنے لگی۔ اس کے کہنے پر اس کی قوم نے اسلام قبول کرلیا تو وہ بصرہ منتقل ہوگئی اور نیکوکاری اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنالیا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

زمانے میں اسکی وفات ہوئی تو ایک صحابی حضرت سمرہ ؓ ابن جندب نے اسکا جنازہ پڑھایا۔

اس پورے واقعے سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ اگر سجاح مسیلمہ کذاب سے تنہائی میں ملنے والی غلطی نہ کرتی تو مسیلمہ اس کی ماتحتی کو قبول کر لیتا۔ بوڑھے مرد نے تنہائی کا فائدہ اٹھا کر جوان دوشیزہ کو پوری زندگی کیلئے ناکارہ بنا دیا، اس کے ہاتھ ندامت و شرمندگی کے سوا کچھ نہ آیا۔ چند لمحوں کی غلطی نے پوری زندگی کی عزت خاک میں ملا دی۔ سجاح نے اس صدمے کی وجہ سے اسلام قبول کر لیا چونکہ اسے اپنی اور مسیلمہ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تھا۔ احساس ندامت بھی کتنی عجیب نعمت ہے کہ اللہ رب العزت نے سجاح کا انجام اچھا کر دیا۔ سچ ہے کہ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے گنہگار جب چاہے اپنے رب کو منائے۔

(۴) غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا

انسان بعض اوقات ایسی غلطیاں کر بیٹھتا ہے جو پوری زندگی کیلئے سوہان روح بن جاتی ہیں۔ ان غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ عورت کسی نامحرم مرد سے اپنے ذاتی معاملات پر باتیں کرنی شروع کر دے۔ اس کی ابتدا کتنے ہی خلوص پر مبنی کیوں نہ ہو اس کی انتہا ہمیشہ بری ہوتی ہے۔ بعض لڑکیاں اپنے ماں باپ سے بات کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہیں نہ ہی کوئی ایسی بہن ہوتی ہے جو راز دار بن سکے۔ لہٰذا وہ اپنے کسی کزن سے یا سہیلی کے بھائی سے یا محلے دار لڑکے سے یا کلاس فیلو سے بات کر بیٹھتی ہیں۔ مرد بڑی فراخدلی سے اس کی بات سنتے ہیں اسکی مدد کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس لڑکی میں دلچسپی لینا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ شروع میں دونوں فریقین کو اس بات چیت میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ دونوں میں ناجائز تعلقات کی

صورت بن جاتی ہے۔ آجکل کے نوجوان لڑکے بھولی بھالی لڑکیوں کو جال میں پھنسانے اور ان کو دانہ ڈالنے میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ عموماً لڑکیاں ناتجربہ کار ہوتی ہیں جبکہ لڑکے محبت کی پینگیں بڑھانے کا تجربہ حاصل کر چکے ہوتے ہیں، لہٰذا وہ ہر نئی لڑکی کو ایسی حکمت عملی سے قریب کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر لڑکی انہیں دینی ذہن کی نظر آتی ہے تو اس سے نیکی اور نماز کی باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اس لڑکی کو کہتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے میرے دل میں نیک بننے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر لڑکی کی طبیعت میں ہمدردی نظر آتی ہے تو اس کے سامنے اپنی والدہ کی تلخی اور ترش روئی یا اپنی بیوی کی تلخ کلامی کا ایسا منظر پیش کرتے ہیں کہ لڑکی کو اس پر ترس آ جاتا ہے، وہ سوچتی ہے کہ اگر میں اس سے بات نہیں کروں گی تو یہ لڑکا کہیں خودکشی نہ کر لے۔ اگر لڑکی غریب نظر آتی ہے تو اس کو نوکری دلوانے یا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر لڑکی ناز نخرے والی اور چنچل نظر آتی ہے تو اس کی جوتی اور کپڑوں کی تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں۔ اس کے جسم سے ریح بھی خارج ہو تو کہتے ہیں واہ کیا گلاب کی خوشبو آرہی ہے۔ کلر میچنگ کی تعریف کر کے اس کو قریب کر لیتے ہیں۔ جو لڑکی دیکھنے میں عام سی شکل و صورت رکھتی ہو اس کو کہتے ہیں تمہارے چہرے پہ سادگی کا نور نظر آتا ہے۔ جو لڑکی عمر میں بڑی ہو جائے اس کو کہتے ہیں کہ تمہارے چہرے پہ بڑی معصومیت ہے۔ جو لڑکی بے وقوف نظر آئے اس کی عقلمندی کی خوب تعریفیں کرتے ہیں۔ جو لڑکی موٹی ہو اسے کہتے ہیں کہ آپ کی صحتمندی کا راز کیا ہے؟ ہمیں بھی بتائیں کہ آپ کونسے وٹامن استعمال کرتی ہیں؟ اگر کچھ اور سمجھ نہ آئے تو کہتے ہیں کہ میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے آپ کی شرافت مجھے اچھی لگی ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں جو اس لڑکی کی دکھتی رگ ہوتی ہے کہ وہ لڑکی محسوس کرے کہ مجھے بھی کوئی چاہنے والا ہے۔ ساتھ یہ بھی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ میں عام لڑکوں کی طرح نہیں ہوں میں تو کسی سے

بات ہی نہیں کرتا، پتہ نہیں کیوں میرے دل میں آپ کا بڑا مقام ہے۔ جب لڑکی بات چیت کرنے لگ جاتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ اسے شیشے میں اتارتے ہیں۔ اس کی تاریخ پیدائش لکھ کر رکھتے ہیں تاکہ اسے مبارکباد دی جاسکے۔ خط کے ذریعے رابطہ ہو تو ایسے ایسے اشعار لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا دل تھام کے رہ جائے۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپ مجھے کھانا کھاتے یاد آئیں، آپ مجھے سوتے وقت یاد آئیں، آپ مجھے نماز پڑھتے وقت یاد آئیں، اگرچہ وہ بیت الخلاء میں یاد آئی ہو۔ اگر لڑکی میں شرافت نظر آئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے سیدھے رستے پہ ڈالا ہے میں تو گندگی کی دلدل میں پھنس رہا تھا۔ اگر لڑکی نمازی ہو تو کہتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرنا مجھے تمہاری دعاؤں کی قبولیت پہ بڑا یقین ہے۔ اگر لڑکی میں کوئی بیماری نظر آئے تو اس کے علاج معالجے کی باتیں کرتے ہیں۔

مقصد یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات کی جائے جو لڑکی کو اچھی لگے اور وہ بھی کوئی بات کرے تو پھر بات سے بات بڑھے۔ جب محسوس کرتے ہیں کہ لڑکی نے بے جھجک بات کرنا شروع کر دی ہے تو بات چیت کے دوران کبھی کبھار کہتے ہیں کہ آپ مجھے بتائیں ناں کہ آپ مجھے اچھی کیوں لگتی ہیں؟ جب دیکھتے ہیں کہ اس نے مسکرا کر دیکھا ہے تو کہتے ہیں پلیز آپ مجھے یاد نہ آیا کریں، میری نیت صاف ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے آپ کو بھلانا مشکل ہو جائے۔ کبھی کبھی بات چیت کے دوران کہتے ہیں، حیرانگی کی بات ہے کہ میری اور آپکی پسند اور ناپسند بہت ملتی ہے۔ کبھی کبھی یہ کہتے ہیں کہ آپ بہت عقلمند ہیں آپ نے فلاں مشورہ بڑا ہی اچھا دیا۔ کبھی صاف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں کہ میں آپ کو اپنانا چاہتا ہوں، میرا مقصد برا نہیں ہے۔ ان تمام ہتھکنڈوں کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ لڑکی ہم سے بات چیت کرے، ہنسی مذاق کرے اور اپنی ذاتی زندگی کی باتیں کھولنا شروع کرے۔ جب لڑکی نے اپنی ذاتی باتیں شروع کیں تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ پرندہ اب جال میں پھنس جائے گا۔

دوسرے مرحلے میں اس لڑکی کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ میری نیت بری نہیں ہے مگر مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ زبان سے کہتے ہیں I Love you مگر دل میں کہتے ہیں I need you (مجھے آپ کی ضرورت ہے)

جب دیکھتے ہیں کہ اب ایک قدم اور آگے بڑھایا جا سکتا ہے تو اس لڑکی کو اپنے فرضی اور جھوٹے عشق کی داستان سناتے ہیں۔ اگر وہ غور سے سن لے تو اسے اپنے خواب سناتے ہیں کہ آج رات میں نے خواب میں ایک لڑکی سے یہ کیا وہ کیا۔ اگر اس پر بھی لڑکی اچھا رویہ ظاہر کرے تو اس سے فلموں ڈراموں اور گانوں کے بارے میں تبادلہ خیالات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ تمہیں کونسا گانا پسند ہے، مجھے تو یہ پسند ہے، تمہیں کونسی فلم پسند ہے مجھے تو یہ پسند ہے۔

غرض جب اس قسم کی ناشائستہ باتیں کھلے عام ہونے لگیں تو سمجھتے ہیں کہ اب کامیابی کے امکان روشن ہیں۔

تیسرے مرحلے میں اس لڑکی سے کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے پاس بیٹھ کر آمنے سامنے جی بھر کے باتیں کروں، میرے لئے کچھ وقت اور موقع نکالو، کبھی کہتے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ سمندر کا کنارا ہو اور ہم دونوں باتیں کرتے کرتے دور چلے جائیں۔ گرمی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ٹھنڈی سڑک ہو اور ہم دونوں ننگے پاؤں اس پر چلتے چلتے تھک جائیں تو اسی پر سو جائیں چاہے کوئی ہمارے اوپر سے ٹرک ہی گزار دے۔ سردی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہم ایک چارپائی پر بیٹھے باتیں کرتے رہیں اور ہمارے ہاتھ پاؤں کمبل میں لپٹے ہوں۔ اگر لڑکی ایسی بات چیت کو خوشی خوشی سن لے تو سمجھتے ہیں کہ منزل قریب ہے۔

چوتھے مرحلے میں اس لڑکی سے تنہائی میں ملاقات کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور تھوڑی گفتگو کے بعد کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر گلے مل لو، ایک مرتبہ اپنی آنکھوں کا بوسہ لینے

دو، آئندہ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ اگر اجازت مل گئی تو ہر ملاقات میں کھلتے کھلتے بالآخر زنا کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایک اوباش نوجوان نے توبہ کی تو اس نے یہ ساری رام کہانی سنائی، یہ بھی بتایا کہ ایک وقت میں پانچ پانچ چھ چھ لڑکیوں سے معاشقہ چل رہا ہوتا ہے۔ ایک سے بات چیت کر کے فون بند کرتے ہیں تو دوسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ آج میں آپ کے لئے بہت زیادہ اداس ہوں۔ جب فون بند کرتے ہیں تو تیسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ ہائے میں تو آج آپ سے بات چیت کرنے کیلئے ترس گیا تھا۔ شیطانی کام کے لئے قدم قدم پر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

مقصد صرف اور صرف لڑکی سے اپنی شہوت پوری کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جس لڑکی سے ایک دفعہ شہوت پوری کر لیں اس سے کبھی شادی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ جو لڑکی کنوارے پن میں میرے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر سکتی ہے وہ میری بیوی بن گئی تو اوروں سے تعلقات کیوں نہیں جوڑے گی۔ لہٰذا اس پیار کو ختم بھی مرحلہ وار کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ (Use The Girl)

لڑکی سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرو جتنا عرصہ بھی داؤ لگ سکے۔ جب لڑکی مجبور کرے کہ آپ میرے گھر اپنی والدہ کو رشتہ کے لئے کیوں نہیں بھیجتے تو بہانے بناؤ۔ اگر لڑکی سمجھدار ہو اور پیچھے ہٹنے لگے تو اسے برائی کے لئے مجبور کرو۔

مرحلہ نمبر ۲ (Abuse the girl)

لڑکی کو مجبور کر کے اس سے خواہش پوری کرو۔ کبھی کہو میں گولیاں کھا لوں گا، میں پنکھے سے لٹک جاؤں گا، میں جیب میں تمہارے نام خط لکھ کر چھت سے چھلانگ لگا دوں گا، ورنہ تم مجھ سے ضرور ملو۔ اس طرح جتنا عرصہ گزر سکتا ہے گزارنے کی کوشش کرو۔

مرحلہ نمبر ۳ (Confuse the Girl)

اگر لڑکی کے والدین اسکا رشتہ کہیں اور کرنا چاہتے ہیں تو اسکے سامنے اداسی کے فقرے بولو۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گا، تم نے میرا سکون تباہ کر دیا ہے، تمہاری وجہ سے میرا پڑھائی میں دل نہیں لگتا لہٰذا میں فیل ہو گیا ہوں، اگر تم نے میرے ساتھ شادی نہ کی تو میں عین اس وقت خودکشی کروں گا جب تمہاری ڈولی جا رہی ہوگی۔ یاد رکھنا اگر تم نے میری ساتھ شادی نہ کی تو میں تمہارے ہونے والے خاوند کو سب کچھ بتا دوں گا، میں تمہارے خاوند کو تمہارے خط دکھاؤں گا تمہاری تصویریں دکھاؤں گا، تمہیں طلاق دلوا کر رہوں گا، اب تم میری بیوی بن کر ہی زندہ رہ سکو گی۔ لڑکی بیچاری ان جھوٹی مکاریوں سے متاثر ہو کر اچھے اچھے رشتوں سے انکار کر دیتی ہے۔ والدین کے سامنے ذلت و رسوائی برداشت کرتی ہے مگر ضد کرتی ہے کہ میرا رشتہ فلاں لڑکے سے ہی کیا جائے ورنہ میں خودکشی کر لوں گی، کہیں چلی جاؤں گی، سب کی ناک کٹوا کے رہوں گی۔ اگر والدین آمادہ ہو جائیں کہ چلو اسی اوباش لڑکے سے تمہاری شادی کر دیتے ہیں اور لڑکی اس لڑکے سے کہے کہ آپ اپنی والدہ کو ہمارے گھر رشتہ مانگنے کیلئے بھیجو میرے والدین ہاں کر دیں گے تو لڑکا سمجھ لیتا ہے کہ چوتھا مرحلہ شروع ہو گیا۔

مرحلہ نمبر ۴ (Refuse the girl)

لڑکا جب دیکھتا ہے کہ لڑکی ہر طرف سے ہٹ کٹ کے میرے لئے فارغ ہو گئی ہے۔ تو اس سے جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے مگر والدہ کو بھیجنے کے بارے میں بہانے کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ فلاں کام کی وجہ سے امی مصروف ہیں، کبھی کہتا ہے کہ فلاں بات پیش آ گئی لہٰذا اب میں گھر میں یہ بات کیسے کروں۔ جب لڑکی زیادہ مجبور کرتی ہے تو لڑکا کہہ دیتا ہے کہ میری امی نہیں مانتیں، کیا کروں میرے ابو نہیں مانتے۔ اسی لیت و لعل میں

وقت گزار دیتا ہے۔لڑکی کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے، وہ نہ آگے کی رہتی ہے نہ پیچھے کی۔ ایسے موڑ پر پہنچ کر بعض لڑکیاں خودکشی کر لیتی ہیں، بعض دن رات وظیفے کرتی ہیں کہ لڑکا اپنی ماں کو بھیج دے بعض منتیں مانتی ہیں یا تعویذ دھاگے کے پیچھے وقت ضائع کرتی ہیں۔ بعض اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے نمازیں پڑھنا چھوڑ دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہیں کی۔ حالانکہ غلطی تو اپنی ہوتی ہے۔لڑکا اس لڑکی سے اپنی شہوت پوری کر چکا ہوتا ہے۔اب وہ لڑکی اس کی نظر میں استعمال شدہ ٹائلٹ پیپر کی مانند ہوتی ہے۔لہٰذا وہ حیلے بہانے کر کے لڑکی کو ٹالتا ہے اور ملنا بند کر دیتا ہے۔یوں سمجھیں کہ لڑکی کو بند گلی میں پہنچا کر خود غائب ہو جاتا ہے۔

نتیجہ:

اکثر اوقات تو چھپی آشنائی والی شادیاں ہوتی ہی نہیں اگر ہو بھی جائیں تو دو وجوہات کی بنا پر طلاق ہونے کے چانسز زیادہ ہوتے ہیں۔

(۱) خاوند اپنی بیوی کے بارے میں شکی مزاج بن جاتا ہے حتی کہ وہ لڑکی اپنے سگے بھائی سے بھی مسکرا کر بات کرے تو خاوند کو ناجائز تعلقات کا شبہ ہو جاتا ہے۔لڑکی اگر والدین کو ملنے کیلئے گھر جانے کی اجازت مانگے تو خاوند اس لئے اجازت نہیں دیتا کہ میکے جا کر کہیں کسی مرد کے ساتھ ملوث نہ ہو جائے۔

ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی پسند کی شادی ہوئی تو وہ دفتر جاتے ہوئے گھر کو تالا لگا کر جاتا تھا۔کسی نے پوچھا کہ گھر میں بیوی کو ایمرجنسی ضرورت پیش آسکتی ہے کہ وہ باہر نکلے، آپ اسے بند کیوں کر دیتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جو لڑکی والدین سے چھپ چھپا کر محبت کر سکتی ہے وہ مجھ سے چھپ چھپا کر کسی ہمسائے سے محبت کیوں نہیں کر سکتی۔ اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ چھپی دوستی کرنے والی ایسی لڑکیاں ساری عمر کے لئے اپنا اعتبار کھو بیٹھتی ہیں۔

(۲) شادی ناکام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا ہر بات میں لڑکی کی تعریف کرتا تھا، اس کی ہر الٹی بات کو سیدھی کہتا تھا۔ اب شادی کے بعد حقیقت میں وہ خاوند بن کر رہتا ہے، ٹھیک کو ٹھیک اور غلط کو غلط کہتا ہے۔ لڑکی سمجھتی ہے کہ پہلے میں اچھی تھی اب کیا ہوا کہ اسے میرے اندر عیب نظر آنے لگے اسی طرح آپس میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ شادی سے پہلے لڑکا جس طرح لڑکی کی تعریفوں کے پل باندھتا تھا اسے آئے دن تحفے تحائف دیتا تھا شادی کے بعد وہ معاملہ چل نہیں سکتا تو لڑکی سمجھتی ہے کہ اسے مجھ سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ بعض مرتبہ لڑکا شادی تو کر لیتا ہے مگر اس کو چھپی آشنائی کی لت پڑی ہوتی ہے لہٰذا وہ کسی اور لڑکی سے وہی پیار محبت کے مراحل کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے پہلی شادی ناکام ہو جاتی ہے۔

نصیحت کی بات

یہ بات کھلی حقیقت ہے کہ عورت کسی غیر مرد کی جھولی میں اس وقت گرتی ہے جب اس کے اپنے گھر کے حالات اچھے نہیں ہوتے۔ اگر ماں فوت ہو جاتی ہے تو رضاعی ماں محبت نہیں دیتی، اگر ماں ان پڑھ ہوتی ہے تو بیٹی کے حالات سے بے خبر رہتی ہے، اگر میاں بیوی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں تو اولاد کی طرف سے غفلت ہوتی ہے، یا ان پڑھ ماں بات بات میں بیٹی کو ڈانٹتی ہے جبکہ بیٹوں کی ہر بات مانتی ہے، یا بیٹی کو ہر چھوٹی سی غلطی پر کوسنے دیتی ہے حتی کہ وہ بیٹی ماں کے سامنے اپنی کسی غلطی کا اظہار نہیں کرنا چاہتی، یا پھر ماں اپنی بیٹی کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر گھر سے باہر چلی جاتی ہے اور ٹیلیفون کال پر غیر محرم مرد کو اس کی بیٹی سے بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے، یا قریب کے غیر محرم مردوں کو اکیلی لڑکی سے معاشقہ بڑھانے کا موقع مل جاتا ہے، یا خاوند بیوی کو محبت نہیں دے پاتا اور وہ محبت کی بھوکی غیر محرم کی میٹھی آواز پر قربان ہو جاتی ہے، یا

خاوند گھر سے دور رہتا ہے اور بیوی غیر مرد کے چکر میں پھنس جاتی ہے، یا خاوند کا رویہ بیوی کے ساتھ انتہائی سخت ہوتا ہے لہٰذا بیوی کو جہاں سے کچھ پڑے وہ بھی چلی جاتی ہے۔ یا عورت کو اکیلا باہر جانے کی کھلی اجازت ہوتی ہے، خرید و فروخت کیلئے بازار جاتی ہے اور غیر مرد سے آشنائی کا موقع نکل آتا ہے یا، لڑکی سکول کالج اکیلی جاتی ہے یا سہیلی کے ساتھ جاتی ہے اور راستے میں غیر محرم لڑکے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ ایسی تمام صورتحال میں پہلا قصور گھر والوں کا ہوتا ہے کہ وہ لڑکی یا عورت کو غیر محرم کی طرف مائل ہونے کا موقع ہی کیوں دیتے ہیں۔ دوسرا قصور غیر مرد کا ہوتا ہے کہ وہ مختلف ہتھکنڈوں سے عورت یا لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ تیسرا قصور عورت یا لڑکی کا اپنا ہوتا ہے کہ اگرچہ حالات ناسازگار سہی مگر وہ غیر محرم کے قریب کیوں آتی ہے، اپنی عزت کا جنازہ نکالتی ہے اور زندگی بھر کی بدنامی کا داغ اپنے ماتھے پہ سجاتی ہے۔

جہاں قصور دوسروں کا ہوتا ہے وہاں اپنا بھی ہوتا ہے۔ بقول شاعر۔

کجھ اویں ہی راہواں اوکھیاں سن
کجھ گل وچ غماں دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوگ وی ظالم سن
کجھ سانوں مرن دا شوق وی سی

جو لڑکیاں اپنے عزت و ناموس کی قیمت قدر و قیمت جانتی ہیں وہ لاکھوں پریشانیوں کے باوجود غیر محرم مرد کی طرف بال برابر متوجہ نہیں ہوتیں، نہ ہی کسی کو قریب ہونے کا موقع دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب کر لیتے ہیں اور ولایت کا نور عطا فرماتے ہیں۔

(۵) تنہا یا غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا

دین اسلام میں عورت کے لئے تنہا سفر کرنا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض حج کا سفر کرنا بھی جائز نہیں۔ عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عورت کے لئے کوئی کراہت نہیں ہے کہ وہ غیر محرم کے نیک وصالح لوگوں کے ساتھ سفر کرے۔ یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ثقہ (پرہیزگار) عورتوں کے ساتھ سفر کرے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر عورت اپنے نفس کو پرامن سمجھتی ہے تو اکیلی نکلے۔ فقہائے احناف کے نزدیک اگر عورت نے بغیر محرم کے حج کیا تو اس کا حج بالاتفاق جائز ہوگا مگر وہ بغیر محرم کے حج کی طرف نکلنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔ محرم کو بھی اس وقت سفر میں ساتھ جانا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے آپ پر شہوت وفتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ محرم کے بغیر سفر کی مسافت اگر ایک دن کی مسافت سے کم ہو تو عورت کے لئے سفر کرنا مباح ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لا یحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الآخر ان تسافر میسرۃ یوم ولیلۃ لیس معھا حرمۃ (متفق علیہ)

[مؤمنہ عورت کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کی مسافت میں تنہا سفر کرے]

محرم وہ شخص ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح جائز نہ ہو جیسے باپ بھائی بیٹا وغیرہ۔ یہ بات ویسے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عورت تنہا سفر میں نکلے تو اس کی جان مال آبرو تینوں چیزیں خطرے میں ہوتی ہیں۔ اگر بالفرض اس کو کسی وجہ سے غشی کا دورہ پڑ جائے تو پھر یا

تو اس کی جان خطرے میں ہوگی یا پھر کوئی غیر محرم مرد اس کی خبر گیری کریگا ایسے میں اس کی آبرو لٹنے کا قوی امکان ہے۔ عورت ناقص العقل ہوتی ہے باہر کی دنیا کو نہیں جانتی لہٰذا کوئی غیر محرم شخص اس کو بہلا پھسلا کر دھوکا دیکر اس کی عزت لوٹ سکتا ہے، مال لے کر اسے قتل کر سکتا ہے۔ عورت بدنی اعتبار سے مرد کی نسبت کمزور بھی ہوتی ہے لہٰذا یہ بھی امکان ہے کہ کوئی شخص تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے زنا بالجبر کا مرتکب ہو جائے، یا اسے اغوا کر کے لے جائے۔ اگر محرم مرد ساتھ ہوگا تو ہر چیز محفوظ ہوگی۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لا تسافر امراة الا و معها محرم فقام رجل فقال یارسول الله اکتبت فی غزوة کذا و کذا و خرجت امراتی حاجة قال اذهب فحج مع امراتک (متفق علیه)

[کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری بیوی حج کو جا رہی ہے اور میں نے غزوہ میں شرکت کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جا]

اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لئے جہاد میں نکلنے سے زیادہ افضل ہے کہ وہ اپنی محرم عورت کے ساتھ حج کا سفر کرے تاکہ عورت امن میں رہے۔ ہیثم بن عدی نے واقعہ لکھا ہے کہ ایک خوبصورت عورت مکہ مکرمہ حج کرنے کے لئے آئی۔ عمر بن ربیعہ نے اسے دیکھا تو اسکا شیدائی ہو گیا۔ عمر بن ربیعہ نے بات چیت کرنا چاہی مگر اس عورت نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن جب عمر بن ربیعہ پھر اس کے سامنے ہوا تو عورت نے کہا یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ تم اللہ کے حرم میں ہو اور حرمت والے ایام میں ہو، عمر بن ربیعہ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا وہ اصرار کرتا رہا۔ عورت نیک پاک تھی سمجھ گئی کہ یہ مرد میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا اسکا علاج کرنا پڑیگا۔ لہٰذا تیسرے دن اس

نے بھائی سے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے حج عمرہ کے احکام اچھی طرح سکھاؤ۔ اس دن بھی عمر بن ربیعہ اس کے انتظار میں تھا۔ جب اس عورت کے بھائی کو دیکھا تو وہاں سے کھسک گیا۔ یہ صورتحال دیکھ کر عورت نے شعر پڑھا

تعدو الذئاب علی من لا کلاب له

و تتقی صولة المستاسد الضاری

[بھیڑیے اس شخص پر حملہ کر دیتے ہیں جس کے پاس محافظ کتے نہ ہوں۔ مگر وہ خونخوار شیر کے حملے سے ڈرتے ہیں]

اس واقعے کا خلیفہ منصور عباسی کو علم ہوا تو اس نے کہا

''میری خواہش ہے کہ یہ واقعہ قریش کی تمام لڑکیوں کو سنایا جائے حتیٰ کہ کوئی لڑکی بھی سنے بغیر نہ رہے''

عربی کا مقولہ ہے

لا یحفظ المراة الا بیتها او زوجها او قبرها

[عورت کی حفاظت یا گھر کرتا ہے یا خاوند کرتا ہے یا قبر کرتی ہے]

مرد کے لئے لازم ہے کہ اگر اسے ضروری کام کی غرض سے گھر سے دور رہنا پڑے تو اپنی بیوی بچوں کی حفاظت کا بندوبست کرے۔ مزید برآں سفر پر نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اللهم انت الصاحب فی السفر و الخلیفة فی الاهل . اللهم انی اعوذبک من وعثاء السفر و کآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال و الاهل (ریاض الصالحین)

[اے اللہ تو سفر میں مالک ہے اور اہل وعیال میں خلیفہ، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ سفر کی مشقت اور برا منظر دیکھوں اور اس سے کہ مال وعیال کی

برائی دیکھوں]

سفر میں نکلنے والوں کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقصد پورا ہوتے ہی جلدی گھر واپس لوٹ آئیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه وشرابه ونومه فاذا قضى نهمته من سفره فليعجل الى اهله (ریاض الصالحین)

[سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے لہٰذا جوں ہی سفر کی ضرورت ختم ہو جلدی سے بال بچوں میں پلٹ آؤ]

جو لوگ دین کی محنت کے لئے۔ دعوت تبلیغ کیلئے گھروں سے دور رہتے ہیں اسلام نے ان کی عورت کی حرمت کو عام عورتوں سے بڑھا کر پیش کیا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

حرمة النساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم. مامن رجل من القاعدين يخلف رجلاً من المجاهدين في اهله فيخونه فيهم الا وقف له يوم القيامة فياخذ من حسناته ماشاء حتى يرضى (ریاض الصالحین)

[مجاہدین کی بیویوں کی عزت گھر پر رہنے والوں کے لئے ان کی ماں کے برابر ہے۔ اگر کوئی گھر میں رہنے والا کسی مجاہد کے اہل خانہ سے خیانت کا مرتکب ہوگا تو قیامت کے دن اس مجاہد کو لایا جائے گا اور وہ اس خائن کی جتنی نیکیاں چاہے گا لے لے گا]

دین اسلام نے ان تعلیمات کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ اوّل تو عورت گھر سے تنہا باہر نہ نکلے۔ اگر سفر پر جانا ہی پڑے تو محرم مرد ساتھ ہو۔ اسی طرح مرد اپنی عورتوں کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔ اگر سفر پر جانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت

میں چھوڑیں۔ اور مقصد پورا ہوتے ہی گھر واپس آئیں۔ اگر دین کی محنت کے لئے اللہ کے راستے میں جانا بھی ضروری ہو اور گھر میں عورت بھی اکیلی ہو تو حدیث پاک کے مطابق مسلمانوں کے لئے اس عورت سے زنا کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا۔ صاف ظاہر ہے کہ کوئی حیا کی رتی رکھنے والا شخص بھی اپنی ماں سے زنا نہیں کرسکتا۔

(۶) گانا بجانا......زنا کا زینہ

اسلام میں گانے بجانے کی مذمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا. أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (لقمٰن:۶)

[اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بہکائیں بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے اور ٹھہرائیں اسکو ہنسی مذاق، وہ لوگ ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا]

روح المعانی میں لھو الحدیث کا معنی لکھا ہے کہ ہر وہ چیز جو عبادت الٰہی سے غافل کردے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس لفظ کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا ھو واللہ الغناء (اللہ کی قسم اس سے مراد گانا اور راگ راگنیاں ہیں)

اس سے متعلق چند احادیث اور اقوال درج ذیل ہیں۔

◎.....حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گانے والی لونڈیوں کے خریدنے اور بیچنے اور ان کو گانے بجانے کی تعلیم دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان کی قیمت کھانا حرام ہے پھر اوپر والی آیت تلاوت فرمائی۔

◎......حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو آوازوں سے منع فرمایا ایک نغمہ دوسری نوحہ کرنا۔

◎......نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

◎......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی کو اگاتا ہے۔

◎......نبی علیہ السلام نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لیں جب تک کہ دور نہیں چلے گئے۔

◎......حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔ ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنا دل کو خراب اور خدا کو ناراض کرتا ہے۔ یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے بنی امیہ۔ تم غنا سے دور رہو کیونکہ غنا شہوت کو بڑھاتا ہے۔

◎......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی عورتوں کو گانے بجانے سے دور رکھو اس لئے کہ غنا زنا کی دعوت ہے۔

◎......حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن قرہ نے نبی علیہ السلام سے فحش گانے کے علاوہ گانے بجانے کی اجازت مانگی۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ہرگز اسکی اجازت نہیں دوں گا۔ نہ تمہاری عزت کرونگا۔ نہ تمہیں چشم عطا سے دیکھوں گا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے مگر حرام اختیار کرتا ہے اگر میں تجھے پہلے منع کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے بری طرح سے پیش آتا۔ چل میرے پاس سے اٹھ جا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر۔ یاد رکھ اگر تو نے گانا بجانا کیا تو میں تمہیں دردناک سزا دونگا، تیرا منہ بگاڑ دوں گا، تجھے تیرے گھر سے نکال دوں گا، تیرا ساز و سامان مدینہ کے نوجوانوں میں

لٹوادوں گا۔ جب عمرو بن قرۃ پریشان ہو کر چلا گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہی لوگ عاصی اور نافرمان ہیں جو کوئی ان میں سے توبہ کے بغیر مرے گا حشر میں اللہ تعالیٰ اس کو ننگا کر کے اٹھائیں گے، ایک چیتھڑا بھی بدن پر نہ ہوگا جب کھڑا ہونے لگے گا تو لڑکھڑا کر گر پڑیگا (تلبیس ابلیس)

◎..... حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے فرمایا ہاں (برائے نام) نماز۔ روزہ۔ حج بھی کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ آخر ان کا ایسا حال کیوں ہوگا فرمایا وہ آلات موسیقی۔ رقاصہ عورتوں اور طبلہ سازگی کے شوقین ہوں گے شراب پئیں گے۔ رات بھر مصروف لہو رہیں گے جب صبح ہوگی تو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔

گانے بجانے کے مضر اثرات

(ایک تحقیقی جائزہ)

(۱)..... فرنگی ماحول میں 1950-1920ء تک گانے بجانے کو تفریحی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کام کاج سے تھکے ہوئے لوگ یا ازدواجی زندگی کے مسائل میں الجھے ہوئے لوگ گانا بجانا سن کر محسوس کرتے تھے کہ وہ تھوڑی دیر کیلئے اپنی پریشانیوں کو بھول کر اپنے دماغ کو تفکرات سے آزاد کر لیتے ہیں۔ طبیعت کا بوجھ ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے اور وہ تھوڑی دیر کے بعد سکون کی نیند سو جاتے ہیں یا پھر دوبارہ اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(۲) 1985-1950ء تک گانے بجانے کو سرمایہ کاروں نے اپنے تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً کسی گلوکار یا گلوکارہ کا گانا لوگوں میں مقبول عام ہو گیا

تو وہ اس گلوکارہ سے اپنے تجارتی اشیاء کی تشہیر کرواتے تھے۔ مثلاً ٹی وی پر اسے پیپسی کولا پیتے دکھاتے تھے تو ان کے مشروب کی مانگ بڑھ جاتی تھی۔ یا گلوکار کو خاص قسم کا لباس پہنا کر اسکا انٹرویو نشر کرتے تھے تو نوجوان نسل اس قسم کا لباس پسند کرنے لگ جاتی تھی۔ لہٰذا سرمایہ کار حضرات اپنے کارخانوں میں ویسا لباس تیار کر کے خوب پیسے کماتے تھے۔ تشہیر پر اگر ۱۰۰ ڈالر لگتے تھے تو ہزاروں ڈالر منافع کما لیتے تھے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی سے متاثر ہوتا ہے یا کسی کو پسند کر لیتا ہے تو اس کی مانند بننا چاہتا ہے اس کی طرح کھانا پینا پہننا پسند کرتا ہے۔ گلوکار حضرات کو ایک ایک چیز پر دستخط (Endoresment) کے لئے لاکھوں ڈالر ملنے شروع ہوئے تو نوجوان نسل نے اپنی توانائیاں گلوکار بننے کے لئے استعمال کرنی شروع کر دیں۔ موسیقی کے میدان میں آنے والوں کی قطار لگ گئی۔ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت نوجوان اپنی جادو بھری آواز کی سحر طرازیاں دکھانے کیلئے بے تاب نظر آنے لگا۔

(۳)...... 1985-2000ء تک موسیقی نے ماحول معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کر دیئے تو شیطان نے لوگوں کے ذہنوں میں نئے نئے راگ اور راگنیاں ڈالنی شروع کر دیں۔ گانے بجانے والوں نے گانے کے ساتھ خاص انداز کی موسیقی اور رقص کو بھی شامل کر لیا۔ یہ موسیقی اور گانے بہت مقبول ہوئے تو اسے Populer لفظ سے PoP Music کا نام دیا گیا۔ ایسے گانوں کا مقصد مرد اور عورت کے درمیان جنسی محبت والفت کا تذکرہ کرنا تھا۔ مثلاً

☆ To be in love (محبت کیسے کریں)

☆ Guy missing a girl (محبوب اپنی محبوبہ کے بغیر)

☆ Pain is real but no one knows.
(درد حقیقی ہے لیکن وجوہات معلوم نہیں)

ایسے گانوں نے فرنگی ماحول میں جنسی محبت اور بوائے فرینڈ یا گرل فرینڈ کے تصور کو عام کر دیا، اس کا مقصد نفسانی محبت کے ماحول (Romance Culture) کو عام کرنا تھا۔ سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں کے نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے ناجائز محبت کے رشتے جوڑنے لگے۔ ابتدا میں انہیں وہ گانے اچھے لگتے جو یہ کیفیت بیان کرتے کہ محبت کیسے کریں۔ جب تھوڑے دنوں کی دوستی کے بعد مسائل جنم لینا شروع کرتے اور ناراضگیاں ہونا شروع ہو جاتیں تو انہیں وہ گانے اچھے لگتے جو محبوب اپنی محبوبہ کے ہجر میں گاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہر نوجوان کو اپنے حالات کے مطابق جس گانے کے بول اچھے لگتے وہ اپنے گھر میں اور گاڑی میں بلکہ ہر جگہ اس گانے کو سینکڑوں بار سنتا۔ اس طرح موسیقی کے شیدائیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وقت نے ثابت کیا کہ یہ کام محبت (Love) کے نام سے شروع ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے شہوت (Lust) کا روپ دھار لیا۔ آج کل پاپ میوزک کے گانے انسان میں شہوت کو ابھارتے ہیں۔ اس کو جنسی خواہش پورا کرنے کیلئے برانگیختہ کرتے ہیں۔ گانے والا گار ہا ہوتا ہے تو اس کے پس منظر میں نیم عریاں خوبصورت ماڈل گرلز کو ڈانس کرتے دکھایا جاتا ہے جو کہ جلتی پہ پٹرول کا کام کرتی ہیں۔ نوجوان گانا سن کر اپنے قابو میں نہیں رہتے اور کسی نہ کسی صورت اپنی شہوت کو پورا کرنے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ لہٰذا Love کی نیت سے جو گانے بجانے کا سلسلہ شروع ہوا وہ بالآخر اپنے منطقی انجام شہوت Lust تک پہنچ گیا۔ نبی علیہ السلام کی حدیث مبارکہ سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ موسیقی سننے سے دل میں زنا کا خیال اس طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح بارش برسنے سے زمین میں گھاس پیدا ہوتا ہے۔

(۳)......فرنگی ماحول میں کثرت زنا کی وجہ سے بن بیاہی مائیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ کئی لڑکیاں تو ۱۰ سال کی عمر میں ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ سال کی لڑکیوں کا حاملہ ہو جانا تو روزمرہ کی بات ہے۔ ایسی لڑکیاں عموماً اپنے بچے کو جلدی اپنے سے دور

کر دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسے بچے سکول کے ماحول میں جاتے ہی اپنی تنہائی دور کرنے کیلئے کسی نہ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ یہ نوعمر بچے اپنی وقت گزاری کے لئے مستقل اپنا گروپ بنا لیتے ہیں جسے Gang کہتے ہیں۔ چونکہ ان نوجوان لڑکوں کے لئے فیملی کا سلسلہ تو ہوتا نہیں لہٰذا ان کا Gang ان کا خاندان بن جاتا ہے۔ وہ اپنی اپنی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے چھوٹے جرائم سے کام شروع کرتے ہیں تو وقت کے ساتھ بڑے مجرم بن جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ماحول معاشرے کے خلاف غم وغصہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ آپس میں اختلاف اور جھگڑوں کی وجہ سے نفرت کی انتہا ہوتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو محروم القسمت لوگ سمجھتے ہیں لہٰذا دوسروں سے ہر چیز چھین کو لینا چاہتے ہیں۔ ایسے جرائم پیشہ نوجوانوں کی زندگی کا مقصد صرف اشارہ جاتا ہے کہ دوسروں سے انتقام لو اور اپنا غصہ ٹھنڈا کرو۔ چنانچہ Take anger out یعنی غصہ نکالو کی نیت سے ان لوگوں نے موسیقی اور گانے کا ایک نیا انداز شروع کیا جسے RAP میوزک کہتے ہیں۔ ان گانوں میں باقاعدہ اشعار کی بجائے آزاد عبارت اور درد بھری کہانی کو پرسوز آواز میں میوزک کے ساتھ اس طرح سناتے ہیں کہ سامعین کے دل متاثر ہوتے ہیں۔ سننے والے ہمدردی کے جذبات سے مغلوب ہو کر موسیقی کی اس قسم کے رسیا بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان نوجوان بھی اس خطرناک موسیقی کو اچھا سمجھتے ہیں، اپنے والدین کو کہتے ہیں کہ ہم گانے نہیں سنتے بلکہ اسٹریٹ سٹوری سنتے ہیں۔ ایسے گلوکار عموماً اپنے لمبے بالوں، بے ڈھنگے لباس، عریاں جسم کے حصوں پر بنے ہوئے رنگین نشانات Tatoos اور ہاتھوں میں گٹار کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ موسیقی افریقی امریکن Afro-American باشندوں نے شروع کی مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب گورے کالے اس کی لپیٹ میں آگئے۔ آج RAP میوزک نوجوانوں کی پسندیدہ موسیقی ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں راستے میں آتے جاتے اور بھاگتے ہوئے (Jogging.)

ہر وقت واک مین جیب میں رکھتے ہیں اور ہیڈ فون کے ذریعے ہر وقت میوزک سن رہے ہوتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد سامعین میں کلام کا اثر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے لہٰذا عام گھروں کے اچھے بچے بھی وہی کام کرنے کے متمنی ہوتے ہیں جو گینگ کے لوگ کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی بڑا جرم کر کے ٹی وی اسکرین پر آنا چاہتے ہیں اخباروں کی زینت بننا چاہتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں سے پوچھا جائے کہ آپ کا مقصد کیا ہے تو وہ جواب دیں گے کہ Angola Prison انگولا خطرناک مجرموں کی جیل میں پہنچنا ہے۔ بقول شاعر۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

موسیقی کی اس قسم کو ابتدا میں فرنگی عوام نے ناپسند کیا بلکہ اپنے غم و غصے کا اظہار بھی کیا مگر وقت کے ساتھ ساتھ نوجوان لوگوں کی وجہ سے یہ موسیقی عام ہوتی گئی۔ آج کے دور میں یہ پسندیدہ موسیقی کی بہترین قسم ہے۔ اس کی CD سی ڈی وغیرہ کثرت سے فروخت ہوتی ہیں۔ سرمایہ کاروں نے اسے اپنے ممالک کے ہر کچے پکے مکان میں پہنچا دیا ہے۔

(۵)......گانے بجانے والوں نے جب کچھ عرصہ اپنی مظلومیت کا خوب چرچا کیا اور عوام میں مقبول ہوئے تو انہوں نے چار قدم اور آگے بڑھ کر ایسی موسیقی کے سر تال ایجاد کئے جو مایوس زندگی گزارنے والوں کے دلوں کو تڑپانے لگی۔ فرنگی ماحول میں مایوس Depression لوگوں کی بہت کثرت ہے، کوئی فیملی سے دور، کوئی گھر سے دور، کوئی محبوب سے دور، کوئی بڑھاپے میں تنہائی کا شکار لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوتا ہے ایسے لوگ ڈیپریشن کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خودکشی کرنے کو جی چاہتا ہے۔ انہیں موسیقی کی نئی قسم Heavy Metal ہیوی میٹل بہت اچھی لگنے لگی۔ موسیقی کی اس قسم میں گانے والا چیختا ہے، چلاتا ہے، اونچی اونچی

آوازوں سے گاتا ہے، خوب شور مچاتا ہے اور طوفان بدتمیزی پا کرتا ہے۔ جس طرح اکتایا ہوا جنونی اپنے غصے کا اظہار کرتا ہے یا مرجانے والا شور شعب کے ذریعے دل کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اس طرح کی موسیقی اور گانوں کی یہ قسم بھی بہت مقبول ہوگئی ہے۔ یہ Rock میوزک کی ایک قسم کہلاتی ہے۔

(۶)...... شیطان نے لوگوں کو خدا بیزار بنانے کیلئے اور اپنی پوجا کروانے کیلئے بعض گلوکاروں کے دلوں میں موسیقی کی نئی قسم کے نغمے پیدا کیے۔ اس موسیقی کا نام ہی Satanic worship شیطانی عبادت رکھا گیا۔ یہ Rock میوزک کی دوسری قسم کہلاتی ہے۔۔ اس موسیقی میں ایسے گانے گائے جاتے ہیں جو نفس اور شیطان کی پوجا کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ کھلے لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ ہم شیطان کے پجاری ہیں نفس کے غلام ہیں، یہی ہمارا مقصد زندگی ہے۔ اس قسم کے گانے بجانے والی عورتیں سٹیج پر انتہائی عریاں جسم کے ساتھ آکر گانا گاتی ہیں، اپنے جسم کے چند انچ کے سوا ہر عضو کی نمائش کرتی ہیں، نوجوانوں کی شہوت کو خوب ابھارتی ہیں۔ ان کی حرکات کو دیکھ کر اور ان کے نغمات کی آواز کو سن کر نوجوان انہیں اپنی بانہوں میں لینے کے لئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔ خوف خدا نام کی چیز کو اس طرح مٹایا جاتا ہے کہ ہر بول شیطان کی پوجا کرنا سکھا رہا ہوتا ہے۔ ایسے مرد گلوکار رنگ بے ڈھنگے لباس پہنتے ہیں۔ اول جین کا لباس پہنا گیا، پھر پھٹی ہوئی جین کا لباس شروع ہو گیا، آجکل سٹون واش جین Stone wash gene کا لباس عام ہو گیا ہے۔ سرمایہ کاروں نے اس کی خوب تشہیر کی چونکہ چند سالوں کے بعد نئی قسم کی جین کارخانوں میں تیار کرنے کا موقع ملا۔ ان کے کارخانوں کا منافع بڑھ گیا۔ مارکیٹ میں ان کے بنے ہوئے لباس کی خوب مانگ پیدا ہو گئی، نئے سے نئے آرڈر ملنا شروع ہو گئے۔ موسیقی کی اس قسم میں گلوکار مرد اکثر کالے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں، چہرے کے مختلف حصوں میں سوراخ کر کے چھلے پہنتے ہیں۔ کبھی ناک میں،

کبھی کان میں، کبھی ابرو میں، کبھی ہونٹ میں، کبھی زبان میں، غرض عجیب وغریب جگہوں میں چھلے پہننے کا رواج عام ہوگیا ہے۔ظاہر میں بھی اپنی شکل ایسی بناتے ہیں کہ جیسے شیطان کا بچہ کہیں سے آگیا ہے۔دیہاتی علاقوں میں رہنے والے کسانوں نے اپنی موسیقی کنٹری میوزک Country Music کے نام سے مشہور کرلی ہے۔

(۷)......موسیقی کی اس نئی دوڑ نے نت نئے رنگ دکھائے چنانچہ ہر میوزک کی ویڈیو بنتی ہے۔اس مقصد کیلئے ایک ٹی وی چینل شروع کیا گیا ہے جو MTV کے نام سے مشہور ہے۔موسیقی کے شائقین ہر وقت اس چینل کے نغمات سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔یہ ٹی وی چینل فرنگی ملکوں کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے ملک میں کھولا جاسکتا ہے۔اس کے اثرات نوجوان نسل پر بڑی تیزی سے پڑتے محسوس ہوتے ہیں۔یہ چینل فقط موسیقی ہی نہیں سناتا بلکہ فرنگی تہذیب پھیلانے کا ذریعہ بنتا چلا جارہا ہے۔اسکو کہا جاتا ہے (Culture Through Media) تہذیب کو میڈیا کے ذریعے سے لوگوں کے دل ودماغ میں اتار دو۔نوجوان کو بتایا جاتا ہے کہ دنیا میں ہمارے پیدا ہونے کا مقصد درج ذیل ہے۔

Live, Love And Laugh

Your Dreams Will Come True

(زندہ رہو، محبت کرو، ہنسو مسکراؤ۔تمہارے خواب پورے ہوجائیں گے)

(۸)......شیطان کی گہری سازشیں

◎ غیر محسوس اطلاعات:

موجودہ سائنسی دور میں انسانی دماغ پر تحقیق کا کام بہت تیز ہوگیا ہے۔دنیا کے ہزاروں سائنسدان روزانہ اپنی ریسرچ لیبارٹریز میں بیٹھے ہوئے دماغ کی حقیقت

دماہیت کو سمجھنے کیلئے تجربات کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا دن بدن نئی معلومات سامنے آ رہی ہیں یہ عجیب سی حقیقت کھل چکی ہے کہ انسانی دماغ اپنے ظاہری اعضاء کو کنٹرول کرنے کے لئے صرف ۱۵ فی صد حصہ استعمال کرتا ہے جبکہ دماغ کا ۸۵ فی صد حصہ ہر وقت استعمال میں رہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بقیہ ۸۵ فیصد دماغ کیا کام کرتا ہے ابھی تک یہ راز پوری طرح کسی کو معلوم نہیں ہوا۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہمارے حواس ہمارے دماغ کو ایسے سگنل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں اور ایسے سگنل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس نہیں کرتے۔ مگر دماغ میں ان نئی انفارمیشن کے آنے کی وجہ سے بندے کی شخصیت پہ اسکا اثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے کسی راستے پر گاڑی کبھی تو دماغ کو یہ اطلاعات ملیں۔

محسوس اطلاعات: گاڑی چل رہی تھی، رنگ سرخ تھا، سپیڈ آہستہ تھی، مرد چلا رہا تھا۔

غیر محسوس اطلاعات: گاڑی قیمتی تھی، سڑک ویران نہیں تھی، تنہائی میں لٹنے کا خطرہ نہیں تھا۔

دوسری مثال رنگوں کے بارے میں دی جا سکتی ہے۔ انسانی آنکھوں پر سبز رنگ کا اثر بہت مثبت ہوتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے درخت اور سبزی گھاس وغیرہ کو سبز بنایا ہے۔ آجکل یونیورسٹی میں بلیک بورڈ کی جگہ گرین بورڈ نے لے لی ہے۔ ٹریفک کے سگنل میں چلنے کیلئے سبز رنگ کی لائٹ کو استعمال کیا گیا ہے۔ سرخ رنگ ہمیشہ خطرے کی نشانی رہا ہے۔ آنکھ جیسے ہی سرخ رنگ کو دیکھتی ہے تو دماغ فوراً خطرے کا احساس کر لیتا ہے۔ اس لئے سرخ رنگ کی لائٹ رکنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ سائنسدانوں نے روز و شب کی محنت سے یہ راز معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم دماغ تک اپنا پیغام کیسے پہنچا سکتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام نے اس ریسرچ سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوششیں کی

ہیں۔ مثلاً ایک خاص قسم کی خوشبو کو اگر سونگھ لیا جائے تو انسان پر شہوت سوار ہو جاتی ہے۔ پیشہ ور عورتوں نے اس خوشبو کو کثرت سے استعمال کرنا شروع کر دیا تاکہ ان کا کاروبار خوب چل سکے۔ ایک دوسری قسم کی خوشبو سونگھنے سے انسانی دماغ کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اسکا دل مال و دولت خرچ کرنے کو چاہتا ہے۔ لہٰذا یورپ کے بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹورز نے اس خوشبو کو ایئر کنڈیشنر کی ہوا کے ساتھ ملا کر چھڑکنا شروع کر دیا۔ یہ بات تجربے سے ثابت ہو گئی کہ جو شخص گھر سے ایک سو روپے کا سودا خریدنے کے لئے آتا تھا وہ اس ماحول میں کئی سو روپے کی چیزیں لے کر جاتا تھا۔ جب یہ تحقیق سامنے آئی تو سرمایہ داروں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم بھی کوئی ایسا سلسلہ کریں کہ لوگ بے اختیار ہماری چیزیں خریدنے پر مجبور ہو جائیں۔ لہٰذا انہوں نے یونیورسٹیز کو ریسرچ پروجیکٹ کے لئے بھاری رقوم مہیا کیں کہ بتائیں ہم گاہک کو اپنا مال خریدنے کے لئے کیسے متوجہ کر سکتے ہیں۔ سائنسدانوں نے حواس خمسہ کے ذریعے انسانی دماغ کو من مرضی کی اطلاعات غیر محسوس طریقے سے پہنچانے کے طریقے ڈھونڈ لئے۔

◉ اشتہار بازی یا شکار بازی:

جب ٹی وی سکرین پر مختلف اشیاء کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ میوزک بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس موسیقی میں ایک پیغام (Jingle) شامل کر دیا جاتا ہے جو انسانی دماغ میں پہنچ کر اٹک جاتا ہے۔ جب انسان چیزیں خریدنے کے لئے بازار جائے تو اس چیز کو خریدے بغیر اطمینان نہیں ملتا۔ اس طریقہ کار کو قانونی حیثیت مل گئی ہے۔ لہٰذا اشتہار بازی درحقیقت شکار بازی بن گئی ہے۔

◉ شیطانی جال:

موسیقی کے ذریعے غیر محسوس طریقے سے انسانوں کے دماغ میں اپنا پیغام بھیجنے

کے تجربات جب کامیاب ہوئے تو فقط کاروباری لوگوں نے اور کمپنیوں نے ہی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ شیطان اور شیطان کے چیلوں نے اسے اپنے مذموم مقاصد کے لئے خوب استعمال کیا۔ عریانی فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے لوگوں نے اسے نغموں کی موسیقی کے ساتھ شامل کر دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ جو گانا خوب مشہور ہوگا اسے لوگ سینکڑوں دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ سنیں گے۔ لہٰذا ہزاروں دفعہ شیطانی پیغام ان کے دماغ تک پہنچ جائے گا۔ اسے پس منظر پیغام (Back Track) کہا جاتا ہے۔ مثلاً سننے والا اپنی سمجھ میں گانا سن رہا ہے مگر اس کے دماغ میں شیطانی خیالات جنم لے رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ گانے کے پس منظر میں پیغام چل رہا ہوتا ہے۔ شیطان کی پوجا کرو۔ (Worship the Devil) ایک دوسرا گانا سننے والے لوگوں میں ماں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوتے تھے جب پتہ لگایا گیا تو اس کے پس منظر موسیقی میں پیغام تھا۔ ماں کو قتل کرو۔ (Kill your Mom)

چند سال پہلے فرنگی ماحول میں ہم جنس پرست کو نہایت بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر جب قانون نے اجازت دے دی تو رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے مشہور گانوں کی موسیقی میں پس منظر پیغام شامل کیے گئے۔

ہم جنس پرستی ٹھیک ہے (Gays life Style)

لہٰذا آج فرنگی ماحول میں اگر کوئی ہم جنس پرستی کو برا کہے تو اس شخص کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے۔ مرد اور عورتیں سب اس طرز زندگی کو دل و جان سے قبول کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر حضرات پہلے اس کے طبی نقصانات گنوایا کرتے تھے اب ان کی زبانیں بھی گنگ ہو گئی ہیں۔ ان کے لبوں پر سکوت کی مہر لگ گئی ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعض کمپنیاں جو اپنی اشتہار بازی پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔ اشتہار بنانے کی قیمت لاکھوں ڈالر ہوتی ہے حالانکہ وہ اشتہار تو ۱۰ فیصد

رقم میں بھی بن سکتے ہیں۔ انہیں درحقیقت اشتہاروں اپنے پس منظر پیغام بھروانے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے مگر انہیں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ گاہک ان کی چیزوں کو خریدنے کے متوالے بن جاتے ہیں۔ ایک کمپنی نے اعلان کیا کہ ہم اپنی سالانہ آمدنی کا نوے فیصد حصہ اشتہار بازی میں لگاتے ہیں جبکہ ہماری اشیاء کی فروخت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بقیہ ۱۰ فیصد رقم ہماری کمپنی چلانے کے لئے کافی ہے۔

● پس منظر پیغام (Subliminal messaging)

ہمارے ایک قریبی دیندار دوست پی ایچ ڈی کے سٹوڈنٹ تھے۔ انہیں پروفیسر نے کلاس میں پڑھایا کہ انسان کچھ پیغام شعوری طور پر حاصل کرتا ہے اور کچھ لاشعوری طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ طلباء نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے کلاس کے ۳۰۰ شرکاء کے سامنے میڈونا گلوکار کے ایک مشہور گانے کی ٹیپ چلائی اور پوچھا کہ کیا تمہیں اس گانے میں کوئی غیر معمولی پیغام مل رہا ہے؟ تین سو طلباء نے انکار کیا۔ جب کافی بحث ہوئی تو اس پروفیسر نے اس ٹیپ کو کم فریکوئنسی پر یعنی آہستہ رفتار پر چلا کر سنایا تو اس میں وقفے وقفے سے یہ پیغام بھرا گیا تھا۔ اے شیطان۔ اے شیطان (O'satan, (O'satan

طلباء کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

پروفیسر نے یہ بھی بتایا کہ حکومتیں اس طریقہ کار کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ مثلاً اگر رائے عامہ کو مسلمانوں کے خلاف کرنا ہے تو پس منظر پیغام کے ذریعے لوگوں کے دماغ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت بھر دیتے ہیں۔

اگر دنیا کے کسی حصے میں کثیر تعداد میں مسلمان مرد عورتیں بچے بوڑھے مر جائیں تو خبر نشر کرنے سے پہلے ایسی میوزک لگائی جاتی ہے جس سے پس منظر پیغام پہنچتا ہے

کہ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ کونسی نئی بات ہے۔ جب خبریں نشر کی جاتی ہے تو پوری دنیا میں کوئی مسلمان اس سے ٹس سے مس نہیں ہوتا، سب کا رویہ ایسے ہوتا ہے جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

آج فرنگی قومیں بڑی دلیری سے اپنی من مانی کر رہی ہیں۔ انہیں دنیا کے لوگوں کی رائے عامہ کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ دنیا اس میں جتنا برا کہے ہم اپنا مقصد پورا کرلیں، بعد میں پس منظر پیغام کے ذریعے ہم لوگوں کے ذہن اپنی طرف متوجہ کر لیں گے۔ جو لوگ آج ہمیں گالیاں نکال رہے ہیں وہ کل ہماری تعریفوں کے پل باندھا کریں گے۔

یہ بات سمجھنی آسان ہوگئی ہے کہ جو شخص موسیقی اور گانے سننے کا عادی ہوتا ہے وہ بہت جلدی دین سے دور ہو جاتا ہے بلکہ وہ بے حس ہو جاتا ہے، گھر کے لوگ جتنی نصیحتیں کریں وہ اس پر اثر ہی نہیں کرتیں۔ وہ شخص ایسا چکنا گھڑا بن جاتا ہے کہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا۔ دین کی طرف آنا بھی چاہے تو بے اختیار بے دینی کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ پس منظر پیغام کے سیاہ کارنامے ہیں۔۔ جو موسیقی کے ذریعے نیکوکار نوجوانوں کو بدکار بنا کر دکھا دیتا ہے۔

میوزیکل انڈسٹری

(۹) موسیقی نے آجکل میوزیکل انڈسٹری (Musical industry) کا روپ دھار لیا ہے ریسرچ لیبارٹریز میں اس پر بہت زیادہ تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ یونیورسٹی میں بائیو میڈیسن (Bio.medicine) اور (Artificial Intellegance) مصنوعی ذہانت کے مضامین کی طرح آڈیو پروسیسنگ (Audio processing) کے مضمون میں داخلہ ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ ریاضی دان حضرات اب کمپیوٹر کے ذریعے آواز کا ماڈل (Mathematical Modelig) بناتے ہیں۔ لہذا کسی انسان کی

آواز میں اپنا پیغام بھر کر سنانا معمولی سی بات بن گئی ہے۔ مرد کی آواز کو عورت کی آواز کی طرح بنانا اور عورت کی آواز کو مرد کی طرح بنانا بائیں ہاتھ کا کھیل بن گیا ہے۔ مجمع کی آوازوں میں کسی خاص بندے کی آواز کا پہچاننا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اس کو لہروں کا تجزیہ (Wavelet Analysis) کہتے ہیں آواز کی پہچان (Wave Recognisation) کے کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے کسی شخص کی آواز کو بآسانی پہچانا اور ریکارڈ کیا جا سکتا ہے۔ گلوکار کے گانے کو Echo System کے ذریعے اسکی اپنی آواز سے بہتر آواز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

پہلے زمانے میں موسیقی صرف اس وجہ سے حرام تھی کہ اس میں راگ اور راگنیوں کی آوازیں شامل ہوتی تھیں آج تو اس میں عیاشی اور فحاشی کی طرف مائل کرنے والے پس منظر پیغام بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا موسیقی پہلے سے کئی گناہ زیادہ درجے کی حرام ہو گئی ہے۔ ماضی میں موسیقی سننے والے کے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا تھا آج تو موسیقی سننے والے کا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ماضی میں موسیقی اپنے سننے والے کو نیکی بیزار بنا دیتی تھی اور آج تو موسیقی اپنے سننے والے کو خدا بیزار بنا دیتی ہے۔ لہٰذا آج کی موسیقی سننا حرام در حرام عمل ہے۔

(۱۰)......ایک مسلمہ حقیقت

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ موسیقی کا شوقین آدمی نیک لوگوں کے ساتھ مل کر کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے اس کے دل کے اندر موسیقی کی نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ۲۰ سال نیکی کی زندگی گزارنے کے باوجود اگر کبھی وہ بازار یا دکان کے قریب سے گزرے اور اسے کوئی پرانا گانا سنائی دے تو وہ پھڑک جاتا ہے۔ ایک لمحہ میں بیس سال کی محنت دھری کی دھری رہ جاتی ہے، پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے موسیقی بہت زیادہ خطرناک ہو گئی ہے کہ بچپن کے گانے پچپن میں بھی نہیں بھولتے۔ موسیقی کے جراثیم مرنے

تک بندے کے دماغ میں موجود رہتے ہیں۔ اچھا شخص وہی ہے جو اس مصیبت کے قریب بھی نہ جائے۔ اپنے دل و دماغ کو سرتاپا سے خالی رکھے۔

(۷) فلمیں اور ڈرامے

سٹیج اور سکرین پر تماشا دیکھنے کی تاریخ تو بہت پرانی ہے مگر موجودہ دور میں ریاست کیلیفورنیا میں واقع ہالی وڈ کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ لوگ اسے دنیا کا جنسی دارالخلافہ (Sex capital of the world) کہتے ہیں۔ یونیورسل، سونی، کولمبیا، فوکس اور ایم جی ایم جیسے پروڈیوسروں نے فلمی صنعت پر قبضہ جما لیا ہے۔

☆ڈرامہ (Drama)

ڈرامہ اس فلم کو کہتے ہیں جس میں بنانے والا کوئی سبق سکھانا چاہتا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ لوگوں نے فلموں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو بگڑتے تو دیکھا ہے مگر ایک کو بھی سنورتے نہیں دیکھا۔ اس سے ڈرامے کے بداثرات کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

◎ Thriller Action

تھرلر اس فلم کو کہتے ہیں جس میں مار کٹائی ہو، دل دہلا دینے والے مناظر ہوں۔ ایسی فلموں کو دیکھ کر بچے مار کٹائی کے طریقے سیکھتے ہیں، چوری کرنا اور قتل کرنا سیکھتے ہیں۔ بعض اوقات ناسمجھی میں اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں۔

کامیڈی Comedy

کامیڈی اس فلم کو کہتے ہیں جس میں ہنسی مذاق کا پہلو غالب ہو۔ دیکھنے والے صرف وقتی طور پر ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ وہ پوری زندگی کو کامیڈی بنانے کے چکر میں

ایسے الجھتے ہیں کہ اسے ٹریجڈی بنا بیٹھتے ہیں۔

کارٹون Cartoon

کارٹون۔بچوں کے دل بہلانے کے لئے مختلف شکلوں والے جانوروں پر مشتمل کرداروں کے ذریعے فلم بنائی جاتی ہے۔بچپن سے ہی بچوں کے اندر سے حیا نکال دیا جاتا ہے۔پس منظر پیغام کے ذریعے بچے کو انانیت سکھائی جاتی ہے۔کارٹون دیکھنے کا ایسا چسکا پڑتا ہے کہ نماز قضا ہوتی ہے تو ہو جائے مگر کارٹون دیکھنے میں فرق نہ آئے۔

سائنس فکشن Science fiction

سائنس فکشن۔سائنسی تصورات کے مطابق مستقبل کے حالات کی عکس بندی کی جاتی ہے۔

رومانس Romance

رومانس۔ان فلموں میں محبت کرنا،اس کو پروان چڑھانا اور نبھانا سکھایا جاتا ہے تاکہ نوجوان بچے بچیوں کو عشق معشوقی کے ڈائیلاگ بولنے میں آسانی ہو۔اس کی کئی قسمیں ہیں جن کے حساب سے ان کے کوڈ ہوتے ہیں۔

☆ G۔جنرل رومانس سے متعلق فلم

☆ PG۔(Parental Guidance) ماں باپ خود پاس بیٹھ کر اپنے بچے کو فلم دکھائیں اور سمجھائیں۔

☆ PG13۔ماں باپ تیرہ سال تک کی عمر کے بچوں کو اپنے پاس بیٹھ کر فلم دکھائیں۔

☆ NC17۔(No chiled less than17) یہ فلمیں فحاشی اور عریانی سکھانے کے لئے ہوتی ہیں۔

☆ R-(Restricted) یہ فلم ہر آدمی نہیں دیکھ سکتا چونکہ اخلاقی گندگیوں سے بھری ہوتی ہے۔

☆ X-(Lust) ایسی فلم جو انسان میں شہوت کو بیدار کرتی ہے۔

☆ N-(Nude) وہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں سے لباس اتار دیتے ہیں۔

☆ S-(Sex) وہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں آپس میں زنا کاری کرتے دکھائے جاتے ہیں۔

یہ تفصیل اس لئے دی گئی ہے کہ والدین کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بیٹے بیٹیاں اگر کرائے پر ویڈیو فلم لا کر دیکھتے ہیں تو وہ اس میں کیا کچھ دیکھتے ہوں گے۔ سکول کے نوجوان لڑکوں سے اطلاع ملی ہے کہ لڑکے حیلے بہانے سے لڑکی کو ننگی سے ننگی تر فلم دکھاتے ہیں۔ فلم دیکھ کر لڑکی پر شہوت کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ وہ زنا کاری کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں بچوں کے ذریعے اپنے گھر کے مردوں سے چوری چھپے کرائے کی ویڈیو منگا کر دیکھتی ہیں۔ یہ اتنا برا شوق ہے کہ ایک دفعہ اس کی عادت پڑ جائے تو چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ بعض مرد فلموں میں مرد عورت کو گندے گندے طریقوں سے اپنی شہوت پوری کرتا ہوا دیکھتے ہیں پھر وہی سب کچھ اپنی بیوی کے ساتھ آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے میاں بیوی میں محبت کی بجائے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ عورتیں فلموں میں کام کرنے والی نوجوان ایکٹرسوں کا لباس دیکھ کر ویسا لباس بنوانے کی کوشش کرتی ہیں اسی سے فیشن پرستی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

بعض ماں باپ اپنے بچوں کے ہمراہ اکٹھے بیٹھ کر فلمیں دیکھتے ہیں۔ ایک پانچ سال کے بچے نے بتایا کہ میں شام کے وقت والدین کے ساتھ بیٹھ کر خوب فلم دیکھتا ہوں۔ جب کوئی ننگا فحش منظر آ جاتا ہے تو امی مجھے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہتی ہیں۔

میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں مگر باریک سوراخ سے دیکھتا رہتا ہوں۔ ماضی میں لوگ فلمیں دیکھنے سینما ہال جایا کرتے تھے تو انہیں بدنامی کا ڈر ہوتا تھا، آج وی سی آر نے ہر ہر گھر کو سینما ہال بنا دیا ہے۔ ماضی میں اوباش لوگ اگر کسی لڑکی سے فحش کلامی کرنا چاہتے تو ملنے کے لئے ہزاروں پاپڑ بیلنا پڑتے تھے آج تو سکرین کے ذریعے وہ جو چاہیں لڑکی کو دکھائیں والدین کو خبر ہی نہیں ہوتی۔ ماضی میں اگر مرد کسی عورت سے بدکاری کرنا بھی چاہتا تھا تو عورت کا راضی ہونا مشکل ہوتا تھا۔ آج تو فلموں کے جنسی مناظر دیکھ دیکھ کر لڑکی پہلے ہی تیار ہوتی ہے کہ کاش کوئی مرد اسکے پاس آجائے۔ فرنگی ٹی وی اسٹیشنوں پر رات بارہ سے دو بجے تک ننگوں کا کلب (Nude Club) کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جس میں مرد اور عورت بے لباس حالت میں مختلف انداز سے جنسی عمل کرتے ہیں۔ مسلمان ملکوں کے نوجوان بند کمروں میں صبح صبح یہ سب کرتوت ہوتے دیکھتے ہیں تو انہیں اسلام میں پابندیاں اور سختیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔

آج کے دور میں ٹی وی کا دیکھنا کئی گنا زیادہ نقصان دہ اور حرام ہو گیا ہے۔ جس گھر میں ٹی وی ہو سمجھ لو کہ اس گھر میں شیطان کی ایک بریگیڈ فوج موجود ہے۔ بعض لوگ گھر میں ٹی وی رکھنے کا یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بچے ہمسائے کے گھر جا کر ٹی وی دیکھتے ہیں اس مجبوری کی وجہ سے ہم نے اپنے گھر میں ٹی وی رکھ لیا ہے۔ یہ تو ایسی مثال ہوئی جیسے وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ کیا کریں ہمارے بچے باہر جا کر زہر کھاتے ہیں لہٰذا ہم نے گھر میں اپنے ہاتھوں سے انہیں زہر کھلانی شروع کر دی ہے۔

ٹی وی کے بد اثرات گھر کے لوگوں میں سب سے زیادہ بیوی پر پڑتے ہیں۔ مرد لوگ سکرین پر روزانہ خوبصورت عورتوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی بیوی میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ انہیں خوب سے خوب تر کی ہوس ہو جاتی ہے۔ گھروں میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑوں اور طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔

ویسے بھی ٹی وی اور بیوی ہم وزن الفاظ ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک دوسرے کے کزن ہیں۔

انٹرنیٹ یا اینٹرنیٹ (Internet or Enter net)

انٹرنیٹ کمپیوٹر کے کنکشن کو کہتے ہیں۔ جبکہ Enter net جال میں پھنس جانے کو کہتے ہیں۔

جدید دور کی تعلیمی سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فرنگی ممالک نے انٹرنیٹ کا سلسلہ اس لئے شروع کیا تھا کہ طالبعلم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

مصیبت یہ ہے کہ اسکا اچھا استعمال تو اپنی جگہ مگر برا استعمال بہت زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔ شیطان اور شیطان کے کارندوں نے انٹرنیٹ کلب کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے ہیں۔ اب تو ایک دوسرے کو ننگی تصاویر بھی بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ مسلمان لڑکیوں نے کافر لڑکوں کے ساتھ انٹرنیٹ پر دوستی کر لی۔ بعض جگہ تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ دوستی کی وجہ سے لڑکی اپنا گھر چھوڑ کر اپنے دوست لڑکے کے پاس چلی گئی۔ اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملا گئی۔

اکثر ماں باپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے ہر وقت پڑھائی کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ کمپیوٹر سکرین پر بیٹھے گھنٹوں اپنے دوستوں سے عشق و محبت کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس مرض میں صرف نوجوان ہی گرفتار نہیں ہیں بلکہ بعض بوڑھے بھی برابر کے شریک ہیں۔ وہ بھی نوجوان لڑکیوں سے اس طرح چیٹنگ کرتے ہیں جیسے کوئی نوجوان لڑکا کر رہا ہو۔

عریانی و فحاشی پھیلانے والے پیشہ ور لوگوں نے انٹرنیٹ کو اپنے مذموم مقاصد کے

لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کو کریڈٹ کارڈ کے ذریعے رقم بھیج دی جائے تو وہ ننگی نوجوان لڑکی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ پھر مقررہ بیس منٹ یا آدھا گھنٹے کے لئے وہ لڑکی شہوت آمیز حرکات کرتی ہے۔ انتہائی فحش گفتگو کرتی ہے۔ نوجوان اس کی تصویر دیکھ کر اور گفتگو کو سن کر شہوت سے بے حال ہو جاتے ہیں۔ پھر جائز و ناجائز طریقوں سے شہوت کو پورا کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالبعلم انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا اپنا کام کر رہا ہو تو اچانک سکرین پر پیشہ ور ننگی لڑکیوں کی تصویریں آجاتی ہیں۔ نیچے لکھا ہوتا ہے اگر ہمارے ساتھ رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔ چند لمحوں کے لئے یہ اشتہارات نیک نوجوانوں کی زندگیاں برباد کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

بعض مرتبہ ای میل میں اتنے برے مضامین وصول ہوتے ہیں کہ جن کو پڑھنا روحانیت کی موت ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلامی نام کی ویب سائٹ ہوتی ہے لیکن اسلام کے خلاف کام ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ ایک ہندو اسلامی ویب سائٹ کے نام پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھا۔ نوجوان انٹرنیٹ سے مختلف مضامین پڑھ کر سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے حالانکہ اس کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ حالات و واقعات کو مدنظر رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انٹرنیٹ درحقیقت انٹرنیٹ (جال میں پھنسو) بن چکا ہے۔ نوجوانوں کا اس سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

ویڈیو گیم

فرنگی کمپنیوں نے بچوں کا دل بہلانے کے لئے کمپیوٹر پر ایسی ایسی گیمز تیار کی ہیں کہ بچے جن کو کھیل کر تھکتے ہی نہیں ہیں۔ ایک گیم بنانے کے لئے کئی ٹیموں کو مل کر کام کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً (1) Graghic Designer گرافک ڈیزائنر

(2) Game Designer گیم ڈیزائنر

(3) Programmer کمپیوٹر پروگرامر

(4)Music Designer میوزک ڈیزائنر

(5)Color Designer رنگ یا شیڈ ڈیزائنر

(6)Pcycologist ماہر نفسیات

گیم ڈیزائن کرنے کے لئے تقریباً ۲۰۰ ماہرین فن ملکر کام کرتے ہیں۔ ماہر نفسیات حضرات بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر ایسی گیم بناتے ہیں کہ بچے کا دل اس پہ عاشق ہو جائے۔ وہ کسی حال میں گیم کی جان ہی نہ چھوڑے۔ اسی لئے جب بچے گیم کھیلنے بیٹھتے ہیں تو انہیں نہ سکول کی پڑھائی یاد رہتی ہے، نہ نماز تلاوت کا دھیان رہتا ہے۔ ایک قریبی عزیز نے اپنے بچے کا واقعہ سنایا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد گیم کھیلنے بیٹھا اور اسی جگہ بیٹھے بیٹھے صبح کر دی۔ حالانکہ گیم کھیلنے میں آنکھ بھی مشغول، دماغ بھی مشغول اور دونوں ہاتھ بھی مشغول ہوتے ہیں مگر گھنٹوں سکرین کے سامنے بیٹھے رہنا بھی عجیب معاملہ ہے۔ ظاہر میں تو یہ نظر آتا ہے کہ گیم کے ذریعے بچے اپنا وقت بہت ضائع کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں لیکن گیم کی میوزک میں جو پس منظر پیغام دیئے جاتے ہیں وہ تو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے۔ ان گیموں کے اندر ایسا زہر بھرا ہوتا ہے کہ بچے بہت جلد دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

بڑی عمر کے لڑکوں کے لئے جو گیم تیار کی جاتی ہے اس میں لڑکیوں کی عریانی تصاویر دی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب بجلی کڑکے گی تو شہوت بھڑکے گی۔ نتیجہ زنا کاری پر جا نکلے گا۔

(۸) ناول اور افسانے

آجکل عشق مجازی کی نئی سے نئی سٹوری پر مشتمل ناول لکھے جا رہے ہیں۔ اخبار جہاں وغیرہ میگزین بھی ایسی کہانیوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تین عورتیں تین

کہانیاں کے عنوان پر ایسے ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں کہ نوجوان لڑکے لڑکیاں انہیں شوق سے پڑھتے ہیں اور بعض مرتبہ خود بھی ویسا ہی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو نوجوان کسی سے آشنائی نہیں کر سکتے وہ تنہائی افسانے کی کہانیاں اپنے ذہن میں سوچ کر میں گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ خیالات ناپاک ہو جاتے ہیں، گو ظاہر میں نماز روزہ بھی کرتے ہوں مگر دل میں خیالی محبوب کی تصویر سجائے پھرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہوئے بھی اسی کی یاد میں منہمک ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک خیالی بت کی پوجا کر رہے ہوں۔

فرنگی ممالک میں پورنوگرافی (Pornography) کے نام پر بالکل ننگی تصاویر چھاپی جا رہی ہیں۔ بالغ حضرات کی کشش کے لئے عورتوں کے جسم کے پوشیدہ اعضا کی قریب سے لی گئی تصاویر چھپتی ہیں۔ ان تصاویر کو دیکھنا اسقدر فساد کا باعث ہے کہ شہوت کے مارے بوڑھا گدھا بھی جوان بن جائے۔ ایک فرنگی ملک میں ایک پیشہ ور عورت کی تصویر دکھائی گئی جو کہ (Sex champion) سیکس چیمپئن کہلائی۔ اعلان کیا گیا کہ اس نے یکے بعد دیگرے تین سو مردوں سے زنا کروانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ کفار نے جنسی ملاپ کو بھی فٹ بال کے کھیل کی مانند سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ جتنا چاہو اتنے گول کرو۔ میدان کھلا ہوا موجود ہے۔

(۹) خاندانی منصوبہ بندی
(Family Palning)

آج کل خاندانی منصوبہ بندی کی سرکاری مہم بھی زنا اور بے حیائی کے فروغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بہبود آبادی کے نام پر یہ ایک استعماری سازش ہے جسے ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے۔ نتائج و عواقب کی پروا کیے بغیر میڈیا کے ذریعے اسے

عوام کے ذہنوں میں راسخ کیا جارہا ہے۔ بغور جائزہ لیا جائے تو اس مہم کے دینی اخلاقی معاشی اور معاشرتی نقصانات بہت زیادہ ہیں لیکن افسوس کہ تشہیری حربوں کے ذریعے ان کو فوائد بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے ان کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس پروگرام کے معاشرے پر پڑنے والے کچھ مضر اثرات کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

قوانین شریعت سے بغاوت

(۱) اللہ تعالٰی نے مرد وعورت میں ایک دوسرے کیلئے جنسی کشش اور لذت اسی لئے رکھ دی تاکہ نسل انسانی میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن منصوبہ بندی والے یہ چاہتے ہیں کہ صرف لذت اور شہوت تو پوری ہو لیکن نسل انسانی میں اضافہ نہ ہو۔ جو مشیت ایزدی کے بالکل خلاف ہے۔

(۲) نبی علیہ السلام نے فرمایا

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ

[زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی بناء دوسروں امتوں پر فخر کروں گا ! (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۲۰)

تو یہ منصوبہ بندی والے نبی کریم ﷺ کے فخر کو توڑنا چاہتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(۳) نسل انسانی کی بقا کیلئے اللہ تعالٰی نے انسان کی شرح پیدائش و اموات میں ایک توازن قائم کر رکھا ہے اور اس میں اللہ رب العزت کی اپنی حکمتیں ہیں۔ جس جان کو بھی وہ دنیا میں اتارتے ہیں اس کیلئے رزق بھی اتارتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی اپنی عقل دوڑائے کہ اتنے بچے ہونے چاہئیں اور اتنے نہیں ہونے چاہئیں اور آبادی کم کرتے

کے منصوبے بھی بنائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے معاذ اللہ کوئی اللہ تعالیٰ کی خدائی میں مداخلت بے جا کرنا چاہتا ہو۔ یہ محض ایک حماقت ہے اور کمزوری ایمان کی واضح دلیل ہے۔

(۴) ضبط ولادت کے سلسلے میں کبھی حمل ناجائز طور پر گرا دیا جاتا ہے۔ جو ایک جان کے قتل کے زمرے میں آتا ہے۔ جس پر روز قیامت پوچھ ہوگی۔

(۵) ضبط ولادت کے کسی جائز طریقے کو اختیار کرنا ایک ہی صورت میں جائز ہے جب والدہ کی صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ اس کی جان کو بچانے کیلئے کوئی مانع حمل طریقہ اختیار کرنا درست ہے۔ لیکن اس میں ایک جان کو بچانا مقصود ہے نہ کہ آبادی کو کم کرنا۔

تہذیبی اثرات

خاندانی منصوبہ بندی کی اس مہم میں ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ضبط ولادت کی ترغیب کچھ اس انداز میں دی جاتی ہے کہ کہ میاں بیوی کے جنسی تعلقات کی وہ باتیں جن کو کھلے عام بیان کرنا پہلے ہمارے معاشرے میں باعث شرم سمجھا جاتا تھا اب ان کا بیان کرنا اتنا باعث شرم نہیں سمجھا جاتا بلکہ اب یہ ہمارے کلچر (تہذیب) کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ جنرل سٹورز، مارکیٹ اور دیگر پبلک مقامات پر مانع حمل ادویات اور آلات کو بڑے نمایاں انداز میں رکھا جاتا ہے۔ جن پر بڑی عمر کے افراد کے ساتھ ساتھ کم عمر بچوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور فطری تجسس کی بناء پر وہ بھی جلد ہی جان جاتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے اور طریقہ استعمال کیا ہے۔ گویا منصوبہ بندی کی سکیم معاشرے سے شرم و حیا کی جڑیں اکھاڑنے میں بڑا مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔

فروغ زنا

مانع حمل آلات اور دواؤں کی کھلے عام دستیابی (Availibility) کی وجہ سے۔ اس سکیم کا نتیجہ ناجائز جنسی تعلقات کی کثرت کی صورت میں نکل رہا ہے۔ کیونکہ جب ان چیزوں سے آگاہی نہیں تھی اور دستیابی نہیں تھی تو عورت کو بدنامی کا ڈر رہتا تھا

جس وجہ سے وہ کسی قسم کی غلط حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ لیکن اب منصوبہ بندی کا لٹریچر اور ادویات کے دستیاب ہونے کی وجہ سے ناجائز تعلقات قائم کرنے میں جو ایک ڈر مانع تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح خاندانی منصوبہ بندی کی یہ مہم زنا کو فروغ دینے کا ایک اہم ذریعہ بن گئی ہے۔

معاشی اثرات

خاندانی منصوبہ بندی والے اس بات کو بہت اچھالتے ہیں کہ بچے زیادہ ہوں گے۔ تو وسائل میں کمی آئے گی۔ یہ بات کہنے والے صرف یہ سوچتے ہیں کہ ہر نیا آنے والا وسائل کو استعمال کرے گا جس سے وسائل میں کمی آئے گی۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وسائل پیدا کرنے کی صلاحیت بھی دی ہے۔ اسے کھانے والا منہ تو ایک ہی دیا ہے لیکن کام کرنے والے ہاتھ دو دیئے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جتنی افرادی قوت زیادہ ہوتی ہے اتنی ہی وسائل پیدا کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ منصوبہ بندی والوں کا یہ جو نعرہ ہے کہ "بچے دو ہی اچھے" اس کا اگر عقل سلیم کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر سب لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو ایک نسل کے بعد معاشرے میں جوانوں کی بجائے بوڑھوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اب وسائل کو استعمال کرنے کا نہیں وسائل کو پیدا کرنے والے ہاتھوں کا مسئلہ سامنے آجائے گا۔ تجربے کی بات ہے کہ جن ممالک میں مانع حمل چیزوں کا استعمال بڑھ گیا ہے، انہیں افرادی قوت کیلئے دوسرے ممالک سے رجوع کرنا پڑ رہا ہے۔

صحت انسانی پر اثر

منصوبہ بندی کے تحت مانع حمل جتنی بھی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ یا نس بندی وغیرہ کے آپریشن کیے جاتے ہیں اس کے انسان کی صحت پر بہت مضر اثرات

پڑتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مذکورہ صورتیں اختیار کرنے سے جسم میں زہریلے مادے (Toxication) پیدا ہوتے ہیں۔ جو بہت ہی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اور بعض کیسوں میں تو اتنی پیچیدہ صورتحال بن جاتی ہے کہ نتیجہ موت کی صورت میں نکلتا ہے۔ جی ہاں...... یہ مکافات عمل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا بیان کردہ تمام نکات کا لب لباب یہ ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی قوانین قدرت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے مبینہ فوائد حاصل ہونے کی بجائے الٹا بے حیائی اور زنا کو فروغ مل رہا ہے۔ لہٰذا اس کے سد باب کی ضرورت ہے۔

شریعت محمدی اور سد ذرائع

شریعت محمدی ﷺ کا حسن وجمال دیکھیے کہ معاشرے سے عریانی وفحاشی کو ختم کرنا تھا تو نہ صرف زنا سے بچنے کا حکم دیا بلکہ اس کے ذرائع کو بھی حرام قرار دیا۔ مثل مشہور ہے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ جس منزل پہ نہیں جانا اس کا راستہ کیا پوچھنا۔ لہٰذا ہر وہ کام جو زنا میں ملوث ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے شریعت میں اسے منع کر دیا گیا۔

چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) عورت کا نام

فقہاء نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ عورت کا نام غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ اگر کہیں بتانا بھی پڑے تو ام حبیب، ہمشیرہ سیف، زوجہ فقیر اور بنت احمد جیسے نام اپنے محرم مردوں کے حساب سے بتا دیے جائیں۔ البتہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کا معاملہ ہو تو ذاتی نام لکھا جائے۔ ذاتی نام میں بھی کشش ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ عام

نامی نوجوان کو عامرہ نامی لڑکی سے تعارف کا موقع ملے تو نام کی مناسبت کی وجہ سے دونوں قریب آجائیں۔

(۲) عورت کی آواز

عورت اپنے گھر میں آہستہ بولنے کی عادت ڈالے۔ اتنی اونچی آواز سے بولنا منع ہے جس سے عورت کی آواز بلا مقصد غیر محرم تک پہنچے ۔ اسی لئے اگر عورت نماز باجماعت پڑھ رہی ہے اور امام کو سجدہ سہو پیش آجائے تو عورت آواز سے سبحان اللہ وغیرہ نہ کہے بلکہ ایک ہاتھ کی پشت کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مار کر آواز پیدا کرے۔ بعض فقہا نے عورت کی آواز کو ستر میں شامل کیا ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آواز ستر میں شامل نہیں ہے۔

(۳) عورت کی آواز میں لوچ نہ ہو

اگر کسی اجنبی مرد سے پردے کی اوٹ سے بھی باتیں کرنی پڑیں تو بھی آواز میں لوچ اور شیرینی پیدا نہ ہونے پائے تا کہ کسی بد باطن کو میلان نہ ہونے پائے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (الاحزاب ۳۲)

[اور چبا کر باتیں نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرے۔ اور تم معقول انداز سے بات کرو]

عورت جس ناز و انداز اور نرمی و شیرینی سے خاوند کے ساتھ گفتگو کرتی ہے وہ اسی کے لئے خاص ہوتی ہے۔ دوسرے مرد سے اس انداز میں بات نہیں کر سکتی۔ غیر مرد سے بات کرنے میں لب و لہجہ خشک ہی رکھا جائے ۔ ایسی لگی لپٹی باتیں کرنا جس سے مرد کی

طبیعت میں نفسانی خواہش بیدار ہو اس سے پرہیز کیا جائے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے ''کوئی نا سمجھ صوت المرءۃ کا مطلب یہ نہ سمجھے کہ ہم بات چیت کو ناجائز کہتے ہیں، ہم بوقت ضرورت غیر محرم سے عورت کی گفتگو کو جائز کہتے ہیں مگر اس کو جائز نہیں سمجھتے کہ عورت اپنی آواز میں شیرینی اور جاذبیت پیدا کرے جس سے مردوں کے دل ان کی جانب مائل ہو جائیں۔ اسی وجہ سے عورتوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس میں خوش آوازی سے کام لیا جاتا ہے (ردالمختار ۱/۲۸۴)

(۴) عورت کا سلام کرنا

جس طرح مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ راستہ چلتے ہوئے واقف اور ناواقف سب مردوں کو سلام کریں۔ اس طرح عورت کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ عورت راستہ چلتے ہوئے غیر محرم مردوں سے سلام نہ کرے۔ ہاں اگر واقفیت ہو یا رشتے داری کا تعلق ہو تو پردے میں رہ کر سلام کرنے تو جائز ہے، افضل یہی ہے کہ محرم مردوں کے ذریعے سے سلام پہنچا دے۔

(۵) عورت کا جھوٹا پانی

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا بچا ہوا پانی یا کھانا کسی غیر مرد کو بھیجے۔ یہ بات خفیہ پیغام رسانی کا حصہ ہے۔ ہاں اگر مہمان مردوں کا بچا ہوا کھانا ہو تو عورت اس میں سے برکت کے لئے یا ضرورت کے لئے کھا سکتی ہے۔ مگر معاملے کا انحصار نیت پر ہے۔ نیکی کی نیت ہے تو جائز اور بری نیت ہے تو ناجائز ہے۔

(۶) عورت کے کپڑے

عورت اپنے کپڑے ایسی جگہ نہ لٹکائے یا رکھے جہاں غیر محرم مرد کی نگاہ پڑتی ہو۔ یا جہاں غیر محرم مرد کو دیکھنے اور چھونے کا موقع مل سکتا ہو۔

(۷) عورت کے بال

عورت اگر اپنے سر میں کنگھی کرے اور بال گریں تو انہیں کسی پوشیدہ جگہ پر چھپا دیا جائے ایسی جگہ نہ رکھے جہاں غیر مرد اس کو دیکھ سکیں۔

(۸) عورت چھپی زینت ظاہر نہ کرے

عورتیں اپنے ہاتھ اور پاؤں میں مختلف زیورات پہنتی ہیں۔ اگر اس میں سے گھونگھرو وغیرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے تو ممنوع ہے۔ کیونکہ زیور کی آواز یا چمک دمک بسا اوقات فتنہ وفساد کا سبب بن جاتی ہے تفسیر کبیر میں ہے کہ جب مرد عورت کی پازیب کی آواز سنتا ہے تو اس کے اندر جنسی خواہش ابھر جاتی ہے۔

مشکوۃ شریف میں روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ لونڈی ایک بچی کو لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ لڑکی کے پاؤں میں بجنے والا زیور تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

"مَعَ كُلِّ جَرْسٍ شَيْطَانٌ"

[ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے] (ابوداؤد)

ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک عورت بجنے والا زیور پہن کر داخل ہونے لگی آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرْسٌ

[اس گھر میں فرشتہ داخل نہیں ہوتا جس میں گھنٹی بجے]

(۹) عورت بے پردہ ہو کر نہ نکلے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت)

ایک حدیث پاک میں وارد ہے کہ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے نکلتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں جب تک وہ لوٹ کر واپس گھر نہیں داخل ہو جاتی۔

(۱۰) عورت بن سنور کر نہ نکلے

نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الرافلة فی الزینة فی غیر اهلها کمثل ظلمة یوم القیامة لا نور لها (ابن کثیر: ج ۳، ص ۲۸۷)

[اپنے اہل وعیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانا ایسا ہے جیسے قیامت کے دن کی تاریکی جس کے لئے کوئی روشنی نہ ہو]

(۱۱) عورت خوشبو لگا کر نہ نکلے

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا و کذا یعنی زانیه (ابن کثیر ۳/۲۸۷)

[جو عورت خوشبو لگا کر مجلس پر گزرتی ہے وہ بھی زانیہ ہے]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک عورت سے سر راہ ملاقات ہوئی جس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ مسجد سے آرہی ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ کہنے لگی جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آتی ہے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ عورت پلٹ کر گھر گئی اور کپڑوں کو اچھی طرح دھویا۔ (ابن کثیر ۳/۲۸۷)

آج کل کی عورتیں اتنی خوشبو لگاتی ہیں کہ نابینا مرد کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ عورت قریب سے گزر رہی ہے۔

(۱۲) عورتوں کی گزرگاہ

عورتوں کو چاہیے کہ فتنے سے بچنے کی خاطر راستے کے درمیان سے نہ گزرا کریں جہاں مردوں کی ریل پیل ہوتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لیس لکن ان تحتضن الطریق علیکن بحافات الطریق

[تمہارے لئے صدر راستے پہ چلنا ٹھیک نہیں۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ راستے کے کناروں پہ چلو] (ابن کثیر ۳/۲۸۷)

اس حکم کے بعد صحابیات کا اسی پر عمل رہا۔ اس طرح چلتی تھیں کہ ان کا کپڑا دیوار سے لگتا تھا۔

(۱۴) عورت غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے

فرنگی ماحول میں اجنبی غیر محرم ایک دوسرے کو ملتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، دین اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے، غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے سے مصافحہ نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث میں امیہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے نبی علیہ السلام سے بیعت کے موقع پر عرض کیا کہ اب آپ ہماری طرف تشریف لائیے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، فقط زبانی اقرار کافی ہے۔

ایک حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو، اس کی ہتھیلی پر قیامت کے دن انگارہ رکھا جائے گا۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کبھی کسی غیر محرم عورت کو چھوا تک نہیں۔

(۱۵) عورت غیر محرم مرد کو خط نہ لکھے

عورت اگر کسی غیر محرم مرد کو پیغام پہنچانا چاہے تو اپنے محرم مردوں کے واسطے سے پہنچائے۔ اگر خط لکھنا ہو تو محرم مردوں کی اجازت سے لکھے۔ مثلاً دین کے مسائل پوچھنے کے لئے مفتی حضرات سے خط و کتابت کرنے کی اجازت ہے۔

(۱۶) مرد دوسروں کے گھروں میں نہ جھانکیں

مردوں کو چاہیے کہ وہ اگر کسی گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اہل خانہ سے اجازت مانگیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الاستئذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع (متفق علیہ)

[اجازت تین دفعہ مانگیں اگر مل جائے تو خیر ورنہ واپس ہو جانا چاہیے]

اجازت کی ضرورت اس لئے ہے کہ آنے والا دفعتاً گھر والوں کو نہ دیکھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ حجرہ میں ایک چھری لئے سر کھجلا رہے تھے کہ

لو امرأ اطلع علیک بغیر اذن فخذ فته بحصاة ففقأت عینه ما کان علیک من جناح (ابن کثیر ۳/۲۸۰)

[اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو کنکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوسروں کے گھروں میں تاک جھانک کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ بعض نوجوان اپنے گھروں کی چھت پر بیٹھ کر دوربین کے ذریعے دور کے گھروں عورتوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح کوئی ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑا دیکھ رہا ہو۔ یہ بھی حرام ہے۔

(۱۷) مرد اپنی ماں سے بھی اجازت مانگے

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا گھر میں داخلے کیلئے میں اپنی ماں سے بھی اجازت طلب کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں استیذان ماں سے بھی ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو ان کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان سے بھی اجازت لے لیا کرو۔ اس نے کہا میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں اس طرح تو دشواری ہو جائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اپنی ماں کو ننگی دیکھنا پسند کرو گے۔ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں پھر اسی وجہ سے کہتا ہوں کہ اجازت حاصل کر کے جاؤ۔

☆ ...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی ضرورت کیلئے اندر آتے تو پہلے دروازے پر آ کر رک جاتے، کھانستے اور آواز نکالتے اس کے بعد اندر آتے۔

☆ ...... ابن العربی لکھتے ہیں کہ غیر کے گھر میں اذن حاصل کرنا ضروری ہے، اپنا گھر ہو تو طلب اذن واجب نہیں ہے ہاں اگر گھر میں ماں بہن بھی ساتھ رہتی ہو تو دروازے پر

آ کر زور سے پاؤں مارے جس سے عورتوں کو خبر ہو جائے۔ کیونکہ کبھی ماں بہن بھی ایسی حالت میں ہوتی ہیں کہ جس حالت میں دیکھنا ہم پسند نہیں کرتے۔

(۱۸) حضرت عمرؓ کی احتیاط

ایک دفعہ کسی نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ اپنے دروازے کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے انہیں سلام کیا اور آگے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر واپسی پر اسی راستے سے گزرنے لگا تو دیکھا کہ ابھی تک حضرت عمرؓ دروازے کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ حیران ہو کر پوچھنے لگا، امیر المومنین! آپ دروازے پر اس وقت سے بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ فرمانے لگے، میری بیٹی حفصہ ام المومنین آج گھر آئی ہوئی ہے اور میری بیوی گھر پر نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ گھر میں اکیلی ہے اس لئے میں نے گھر میں اس کے پاس اکیلے بیٹھنے کی بجائے یہاں دروازے پر بیٹھنا پسند کیا ہے۔

(۱۹) مرد راستوں میں نہ بیٹھیں

مرد لوگ اگر راستے میں اس طرح بیٹھیں کہ آتی جاتی عورتوں پر نظر پڑ سکے تو یہ حرام ہے۔ بعض سکول کالج کی لڑکیاں جب اپنے گھروں سے نکلتی ہیں تو اوباش نوجوان راستوں میں کھڑے ہو کر ان پر فقرے کستے ہیں یا انہیں چھیڑتے ہیں۔ اول تو لڑکیوں کو اکیلے گھر سے نکلنا نہیں چاہیے۔ اگر مجبوری ہو تو کئی لڑکیاں گروپ بنا کر جائیں۔ دوسرا اہل محلہ اس قسم کے نوجوان کو دیکھیں تو اس کی خوب مرمت کریں تا کہ اس کا نشہ ہرن ہو جائے۔

(۲۰) مرد کے سامنے غیر عورت کا حال

شرع شریف نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ کوئی عورت اپنے مرد کے سامنے دوسری عورت کا حال کھول کر بیان نہ کرے۔ ممکن ہے اس مرد کے دل میں اس عورت کا حسن

دجال گھر کر جائے اور وہ اسکے پیچھے پڑ جائے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لا تباشر المراة المراة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها (بخاری)

[عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے کہ وہ اپنے شوہر سے اسکی حالت اسطرح کھل کر بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے]

(۲۱) مرد بیوی کا راز نہ کھولے

نبی علیہ السلام نے مرد کو بھی منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تنہائی کی باتیں کسی غیر مرد سے بیان نہ کرے۔

حدیث پاک میں ہے۔

ان من اشر الناس عند الله منزلة الرجل یفضی الی امرأته وتفضی الیه ثم ینشر سرها (مسلم ۱/۴۶۳)

[اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ یکجا ہو اور پھر مرد اس کے بھید کو کھول دے]

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مجملاً جماع کا تذکرہ بھی مکروہ ہے ہاں ضرورت کی بات اور ہے۔

(۲۲) مرد و عورت شہوت انگیز باتوں سے اجتناب کریں

مرد دوسرے مردوں کے ساتھ اور عورت دوسری عورتوں کے ساتھ عشق و محبت کی ایسی داستانیں نہ چھیڑے کہ شہوت بھڑک اٹھے اور دل گناہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہنسی مذاق میں بھی ایسا کلام نہ کیا جائے جو شیطانی شہوانی نفسانی جذبات کو ابھارے۔

(۲۳) دو مرد یا دو عورتیں ایک ساتھ نہ لیٹیں

اسلام نے اس بات سے روکا ہے کہ دو مرد اور دو عورتیں ایک کپڑے میں لیٹیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المراۃ الی المراۃ فی ثوب واحد (مسلم شریف)

[ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے]

مردوں اور عورتوں کا اس طرح ایک دوسرے کے اتنا قریب آنا بھی بدکاری کا سبب بن جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ چیز شہوت میں ہیجان کا سبب ہوتی ہے۔ جس سے عورتوں میں سحاق کی رغبت ہوتی ہے اور مردوں میں لواطت کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲۴) چارپائی الگ کرنا

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع (ابی داؤد: ۱۵۹)

[تمہارے بچے ۷ سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم کرو اور ۱۰ سال کی عمر کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پہ مارو۔ اور الگ الگ بستر پر سلاؤ]

عمر کے اس حصے سے انسان میں جنسی میلان شروع ہو جاتا ہے لہٰذا بچوں کو الگ الگ چارپائی پہ سلانا ضروری ہے۔ جب جسم قریب ہوتے ہیں تو نیند یا بیداری میں شیطان نیت میں فتور پیدا کر دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ شہوت رانی کی نوبت

آسکتی ہے۔اس حدیث کی بنا پر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لا یجوز للرجل مضاجعة الرجل وان کان کل واحد منهما فی جانب الفراش (تفسیر کبیر:۶/۲۵۹)

[دو مردوں کا ایک ساتھ سونا یا لیٹنا جائز نہیں گو دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی کیوں نہ ہوں]

نفسیات کے ماہرین بھی جدید سائنس کی روشنی میں اسی حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۲۵) شادی میں بلا وجہ تاخیر

زنا اور فحاشی کی بہت بڑی وجہ شادی میں بلا وجہ تاخیر ہے۔ماں باپ سوچتے ہیں کہ بیٹا پڑھے گا۔پھر نوکری کر کے گھر بنائے گا تب شادی کی جائے گی اور اسی میں بچے کی عمر ۳۰ سال کی ہو جاتی ہے۔بعض مرتبہ بڑے لڑکے کی شادی میں تاخیر ہوتی ہے تو نیچے کے تین بھی جوانی کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں۔بعض مرتبہ لڑکے کسی آئیڈیل کی تلاش میں ہوتے ہیں اور انہیں اپنی من پسند کی حور پری نہیں مل رہی ہوتی۔بعض مرتبہ بڑا بھائی سوچتا ہے کہ میں چھوٹے بھائی بہنوں کی شادی پہلے کر لوں بعد میں خود شادی کروا لوں گا۔اور اسی میں اس کی عمر چالیس سال ہو جاتی ہے۔مرد کے لئے شادی کی بہترین عمر ۲۵ سال ہے اور عورت کے لئے بہترین عمر ۱۸ سال ہے۔جتنی دیر ہوگی اتنا ہی برائی کے امکانات بڑھتے جائیں گے۔بچے جوان ہو جائیں اور ماں باپ شادی میں تاخیر کریں تو بچے جتنے جنسی گناہ کریں گے ماں باپ اس کی سزا میں شریک ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں میں جلدی کرنے کی تلقین فرمائی۔

(۱) نماز پڑھنے میں جب وقت ہو جائے۔(۲) مردہ کو دفن کرنے میں۔

(۳) لڑکی کا نکاح کرنے میں جب جوڑ کا خاوند مل جائے۔

بعض گھروں میں لڑکیاں ۲۵ سال کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں مگر ماں باپ آئیڈیل رشتے کی تلاش میں لگے ہوتے ہیں۔ اتنی تاخیر بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگ اگر معلوم کر لیتے کہ فلاں گھر میں جوان لڑکی موجود ہے اور ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں تو اس شخص کے کنویں سے پانی بھی نہیں پیتے تھے۔ لڑکی کی شادی تاخیر سے کی جائے تو اس میں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد اسکے بچے کی ولادت میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگر لڑکے کی شادی دیر سے کی جائے تو لڑکے جنسی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں کسی نہ کسی طریقے سے اپنی شہوت کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ جب شادی ہوتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ بیوی سے جماع کے قابل ہی نہیں ہوتے۔

لڑکا اگر پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے تو اسکا ۳۰ سال کی عمر تک عفیف رہنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین کام ہے۔ وہ ماں باپ سے چوری چھپے کسی نہ کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کرے گا۔ اسی طرح اگر لڑکی کی عمر ۲۵ سال ہو جائے تو وہ بھی چھپی آشنائی کیلئے قدم اٹھائے گی، ماں باپ کی ناک کے نیچے دیا جلائے گی۔ نوکری پیشہ خواتین کی شادی میں اکثر و بیشتر تاخیر ہو جاتی ہے جو بہت خطرناک ہوتی ہے۔ بعض دیہاتوں میں لڑکیوں کی شادی ہی نہیں کی جاتی تاکہ جائیداد تقسیم نہ کرنی پڑے۔ بعض جاہل لوگ لڑکی کی شادی قرآن سے کر دیتے ہیں۔ یہ کتنی واہیات بات ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو معلوم ہوا کہ کسی گھر میں فلاں لڑکی موجود ہے مگر ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے لڑکی کی والدہ سے کہا کہ اس کی جلدی شادی کر دو۔ ماں نے کہا ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے منہ سے دودھ کی خوشبو آتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ بی بی اگر دودھ پھٹ گیا تو بدبو بھی آئے گی اور پھر یہ دودھ انسانوں کی بجائے کتوں کے کام آئیگا۔

ایک شہر میں سید زادی رہتی تھی جو بہت نیک اور پارسا تھی مگر اسکی شادی نہ ہوئی

تھی۔ وہ دن بھر روزہ رکھتی اور رات بھر نوافل میں گزار دیتی۔ اہل علاقہ کی عورتیں اسکی بہت مداح تھیں۔ اس سیدزادی سے دعائیں کرواتی تھیں، اس کی خدمت میں نذرانے پیش کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ سیدزادی اتنی بیمار ہوئی کہ حالت نازک ہو گئی۔ محلے کی نوجوان لڑکیاں اس کی خدمت کے لئے اس کے گھر اکٹھی ہو گئیں۔ بات چیت چل نکلی تو کسی نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کریں جو زندگی بھر کام آئے۔ سیدزادی نے فرمایا کہ ہاں میں تمہیں زندگی کی بہترین نصیحت کرتی ہوں، وہ یہ ہے کہ جب بھی تمہارا مناسب رشتہ آجائے تو تم شادی کروانے میں ہرگز ہرگز دیر نہ کرنا۔ یہ سن کر لڑکیاں بہت حیران ہوئیں۔ ایک نے پوچھا کہ آپ نے خود تو شادی کروائی نہیں ہمیں جلدی کروانے کی نصیحت کر رہی ہیں۔ وہ فرمانے لگیں کہ میں اپنے دل کا حال آپ لوگوں کے سامنے کیسے کھولوں، میری شادی میں تاخیر ہو گئی تو میرا نفس مجھے جنسی تقاضا پورا کرنے کیلئے اکساتا تھا، میرا دل نہ نماز میں لگتا تھا نہ تلاوت میں لگتا تھا، میں دن میں روزہ رکھتی اور رات میں شب بیداری کرتی تھی اس کے باوجود شہوت کے مارے میرا برا حال ہوتا تھا۔ اگر میں رات کو قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہوتی اور گلی میں سے بوڑھا چوکیدار آواز لگاتے گزرتا تو میرا جی چاہتا کہ میں اس بوڑھے کو اپنے پاس بلالوں اور اپنی جنسی خواہش پوری کروں۔ کئی مرتبہ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا مگر بدنامی کے ڈر سے سہم گئی کہ ساری زندگی کی بنی بنائی عزت خاک میں مل جائے گی، لوگ باتیں کریں گے کہ سیدزادی ہو کر اس نے ایسا کام کیا۔ میں تڑپ تڑپ کر رات گزارتی، کسی کروٹ چین نہ آتا، میں اس عذاب کو بھگت چکی ہوں لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ تمہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔ نبی علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ جب لڑکی کے جوڑ کا خاوند مل جائے تو اسکی شادی کر دو۔ رہی جہیز کی بات تو وہ رسم ورواج کے سوا کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆